بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دولت اسلامیہ کے انصار عالم دین شیخ ابو مقاتل المہاجر سے پشاور آرمی اسکول وکالج پر حملے اور پاکستان میں جہاد سے متعلق تفصیلی گفتگو

انٹرویو: انس حجازی

پیشکش: انصار اللہ اردو

انس: پشاور میں آرمی اسکول وکالج پر جو حملہ ہوا، اس کی مذمت افغان طالبان اور القاعدۃ نے بھی کی، آپ اس بارے میں کیا کہتے ہیں؟

شیخ ابو مقاتل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ، وبعد:
پشاور میں آرمی اسکول وکالج کے فوجی ایریا جو حملہ ہوا ہے، اس حملے کے بارے میں پروپیگنڈا بہت زیادہ ہوا ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ اس حملے کو امریکہ میں ہونے والے نائن الیون کی مبارک کارروائی کی طرح دشمن نے عام جنگ کا جواز بنا کر اپنے پہلے سے طے شدہ مقاصد واہداف کے لیے استعمال کیا تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ۔

سو مجاہدین کے دشمن میڈیا نے اس واقعے کو افسانے کی شکل میں بڑھا چڑھا کر پیش کیا، بالخصوص عورتوں اور بچوں کے قتل کو... تاکہ رائے عامہ کو اپنی طرف مائل کر کے ان کے دلوں سے مجاہدین کی محبت کو نکال باہر کیا جاسکے۔

امارت اسلامیہ افغانستان نے اس واقعے پر جو مذمتی بیان جاری کیا، وہ ان تفصیلات کی روشنی میں تھا جو دشمن کے میڈیا نے زہر اگلتے ہوئے نشر کیا تھا۔ افغان طالبان بھائیوں کے میڈیا نے واقعے کی تفصیلات کو جانے بغیر جلد بازی میں صرف دشمن کے میڈیا کی خبروں پر یقین رکھتے ہوئے تحریک طالبان پاکستان کا نام لیے بغیر مذمتی بیان جاری کیا، اور انہوں نے اپنے بیان میں چھوٹے نابالغ بچوں کا قاتل طالبان پاکستان مجاہدین کو نہیں ٹھہرایا۔

انس: شیخ! معذرت کے ساتھ! یہاں ایک سوال ہے کہ اگر افغان طالبان کا یہ بیان تحریک طالبان پاکستان کیخلاف نہیں تھا تو اسے بنیاد بنا کر افغان طالبان سے محبت کے دعویدار علماء اور مدارس کے اساتذہ نے تحریک طالبان کیخلاف بیانات کیوں دیئے؟

شیخ ابو مقاتل: میں اس سوال کا جواب دیتا ہوں، لیکن پہلے میں اپنی بات مکمل کرلوں۔

القاعدۃ برصغیر نے جو بیان جاری کیا، اس میں بھی بچوں کے قتل کی مذمت کی گئی ہے اور ان کے قاتلوں سے اعلان براءت کیا گیا ہے۔ پھر بیان میں یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ وہ میڈیا سے موصول ہونے والی معلومات کی بنیاد پر اس واقعے میں صرف بچوں کے قتل کی مذمت کررہے ہیں اور بچوں وعورتوں کے قتل کو غیر اسلامی قرار دیا ہے۔
امارت اسلامیہ افغانستان اور القاعدۃ برصغیر دونوں سے یہ غلطی سرزد ہوئی کہ انہوں نے پروپیگنڈہ کی شدت کو دیکھتے ہوئے جلد بازی میں تحریک طالبان پاکستان کا موقف جانے بغیر صرف دشمن کے دجالی میڈیا کی خبروں کو سنتے ہی اپنے امیج بہتر بنانے اور رائے عامہ میں مقبولیت پانے کی خاطر مذمتی بیان جاری کیا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ“
”اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس فاسق کوئی خبر لیکر آئے تو تم اس کی تحقیق کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم لاعلمی میں اس قوم کو کچھ نقصان پہنچادو اور بعد میں تمہیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے۔“(الحجرات : 6)

اللہ تعالیٰ تو فاسق کی خبر کی تحقیق کرنے کا حکم دے رہا ہے جبکہ یہ خبریں تو فاسق سے بھی آگے اسلام کے یہود، ہنود و نصاریٰ سے بھی بڑھ کر سب سے بدترین دشمن مرتدین کے سرکاری و نیم سرکاری میڈیا، ٹی وی چینلز اور اخبارات نے نشر کرتے ہوئے پروپیگنڈوں کے ساتھ پوری میڈیا مہم کی شکل میں چلائی۔
پھر امارت اسلامیہ افغانستان اور القاعدۃ نے اپنے بیانات میں جس چیز کی بنیاد پر اس کارروائی کی مذمت کی وہ چھوٹے بچوں کا قتل تھا۔ لیکن ان دونوں کو دشمن کے میڈیا پروپیگنڈے کے زیر اثر یہ یاد نہیں رہا کہ تحریک طالبان پاکستان بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ چھ سات سال کے چھوٹے بچوں کو چن چن کر قتل کرنا کوئی جہادی عمل نہیں ہے اور نہ ہی اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔

ہاں! البتہ اگر فائرنگ کے تبادلے میں، یا جھڑپ کے دوران یا دشمن پر نشانہ لیے بغیر کیے جانے والے حملے یا راکٹ برسانے سے کوئی چھوٹا بچہ نشانہ بن جائے تو اس پر کوئی پکڑ نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اہل طائف کے مشرکین پر منجنیق سے رات کے وقت پتھر برسائے جبکہ وہاں بچے و عورتیں بھی تھے۔ اس کے علاوہ اس طرح کے حملوں کے جواز میں اور بھی بہت سے دلائل ہیں۔

اسلام میں کافروں و مرتدین کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل کرنا سات سے زائد حالتوں میں جائز ہیں، آپ ان کے بارے میں تفصیل کے ساتھ بلاد حرمین کے مجاہد عالم دین شیخ ابو یوسف العییری رحمہ اللہ کی کتاب **" حقيقة الحرب الصليبية الجديدة(نئی صلیبی جنگ کی حقیقت)"** میں تفصیل کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔
اس کے علاوہ اگر دشمن تک پہنچنا ناممکن ہو اور دشمن نے عام شہریوں یا مسلمانوں کو آبادی والے علاقوں میں ڈھال بنا رکھا ہو تو ایسی حالت میں اگر مجاہدین کے پاس مسلمانوں کو شہید کیے بغیر دشمن تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہ ہو تو ایسی صورت میں اسلام ان مسلمانوں کو شہید کر کے دشمن کو مردار کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں اور فقہ و جہاد کی کتابوں میں اس کے احکام بیان کرنے والے ابواب **"التترس والاغارة"** کے نام سے موجود ہیں۔

پشاور آرمی سکول وکالج جیسی کارروائیوں کی شرعی حیثیت بھی انہی ابواب میں تفصیل کے ساتھ فقہائے امت بیان کر چکے ہیں اور اس پر موجودہ دور کے جید علمائے جہاد نے مفصل کتابیں لکھ کر دشمن کو ہلاک کرنے والی اس طرح کی "التترس" والی کارروائیوں کو اور کفار و مرتدین کی آبادیوں پر عام تباہی پھیلانے والی جنگ مسلط کرنے کو جائز قرار دیا ہے کہ جن میں بیگناہ بھی جاں بحق ہو جاتے ہیں۔ اس پر سب سے تفصیلی کتاب جہادی عالم دین فضیلة الشیخ ابو عمر محمد بن ابراہیم النفیعی حفظہ اللہ نے لکھی ہے، جس کا نام ہے: **" الكتاب القيم،شبهات و ردود ، اخی المتراجع ؛ احذر ماذا خلفك!"التترس و الاختلاط مع الكفار"**۔ اس کے علاوہ دولت خلافت اسلامیہ کے عالم دین شیخ ابو بکر الاثری حفظہ اللہ نے **" مسائل فی التترس والاغارة"** کے نام سے لکھی ہے۔ القاعدۃ کے مجاہد عالم دین شیخ ابو یحییٰ اللیبی رحمہ اللہ نے بھی **"التترس في الجهاد المعاصر"** کے نام سے عمدہ کتاب لکھی ہے۔ القاعدۃ کے افغانستان ہی میں موجود ایک مجاہد عالم دین شیخ عبد المجید عبد الماجد نے **"احكام الغارات الفدائية والتترس"** لکھی ہے۔ بلاد حرمین کے مجاہد اسیر عالم دین شیخ فارس آل شویل الزہرانی فک اللہ اسرہ نے **"نصوص الفقهاء حول احكام الغارة والتترس"** کے نام سے کتاب لکھی ہے۔

پس پشاور آرمی سکول جیسی کارروائیاں کرنا اور دشمن کے بالغ بچوں کو مارنا یا مسلمانوں کے ساتھ موجود کافروں کو یا شیعہ و مرتدین کی آبادی والے علاقے کو کار بم دھماکوں اور شہیدی حملوں سے نشانہ بنانا شرعی لحاظ سے مکمل طور پر درست ہے اور اس پر کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہے تو وہ جا کر ان کتابوں کا مطالعہ کر کے اپنے اشکالات و اعتراضات کا ازالہ کر سکتا ہے۔

اب رہی بات عام معصوم چھوٹے بچوں کے قتل کی تو ان کو مارنا شرعی طور پر بھی جائز نہیں ہے اور تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین بھی اسے درست نہیں سمجھتے ہیں۔

حیرت انگیز بات تو یہ ہے کہ طالبان پاکستان مجاہدین کو دشمن کے میڈیا کی وجہ سے چھوٹے نابالغ بچوں کے قتل کا ذمہ دار ٹھہرانے والوں نے اپنی تھوڑی سی بھی عقل استعمال نہیں کی اور اتنا بھی نہیں سوچا کہ پشاور آرمی اسکول وکالج میں نابالغ چھوٹے بچوں کا جو قتل ہوا ہے، اس کی تفصیلات ٹھوس ثبوتوں کے ساتھ منظر عام پر نہیں آئی ہیں اور نہ ہی کوئی ویڈیو یا فوٹیج نشر ہوئی ہے جو بچوں کے قتل کا الزام مجاہدین طالبان پاکستان پر ظاہری طور پر لگانے کا جواز بن سکتی ہو۔

دوسری طرف دیکھیں کہ تحریک طالبان پاکستان نے کئی بیانات جاری کیے جبکہ ان کے ذمہ داران بھائیوں کا کہنا ہے کہ وہ چھوٹے نابالغ بچوں کے قتل کا سوچ بھی نہیں سکتے ہیں۔ پشاور آرمی سکول وکالج حملے میں ان کے مجاہد فدائیوں نے نابالغ بچوں کو نشانہ نہیں بنایا اور وہ باقاعدہ ان سے رابطے میں رہ کر ہدایات دیتے رہے ہیں۔ حملہ آور مجاہدین نے بچوں کو نشانہ بنا کر گولیاں نہیں چلائی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بچوں کو بچانے کے لیے ہی بارود سے بھری گاڑی سے آرمی سکول وکالج پر حملہ نہیں کیا گیا اور نہ ہی بارودی جیکٹ سے شہیدی حملہ کیا گیا۔ اس کارروائی کے لیے کم از کم چھ ماہ تک تیاری کی گئی اور اس کارروائی کا اولین ہدف وہاں سکول وکالج پر مشتمل فوجی ایریے میں موجود مرتد کرنل، بریگیڈیئرز اور افسران کو نشانہ بنانا تھا اور اس کے بعد سکول وکالج کے طلباء کو مغوی بناتے ہوئے مرتد پاکستانی حکومت کے سامنے اپنی شرائط کو پیش کرنا تھا، جن میں سرفہرست مسلم خواتین کو رہا کرنے کی شرط تھی، جن کو ناپاک آرمی نے مجاہدین کے ورثاء اور اہل خانہ میں سے ہونے کی وجہ سے گرفتار کر رکھا تھا اور ان کی عصمت دری کے واقعات بھی منظر عام پر آچکے تھے، جنہوں نے مجاہدین کی نیندوں کو حرام کر کے رکھ دیا تھا۔ اسی طرح ان معصوم بچوں کی رہائی کو یقینی بنانا تھا جنہیں مجاہدین کے عزیز و اقارب میں ہونے کی وجہ سے جیلوں میں ناحق قید کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ ایک ہزار سے زائد ان مسلم بچے و بچیوں کو رہا کرانا تھا جنہیں ناپاک آرمی نے پناہ گزین کیمپوں سے اغواء کر رکھا ہے۔ اس کے علاوہ مجاہدین کی دیگر شرائط تھی جن کو پیش کیا جانا تھا۔

باقی اس کارروائی کے اہداف و مقاصد یہ تھے کہ امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی مرتد ناپاک آرمی عالمی صلیبی جنگ لڑتے ہوئے خیبر ایجنسی، وزیرستان اور پوری قبائلی پٹی میں جس طرح بمباریوں اور گولہ باری کر کے مسلمانوں کے بچوں و عورتوں اور بوڑھوں کو شہید کر رہی ہے اور مسلمانوں کے گھروں کو تباہ، مساجد کو شہید اور بازاروں کو کھنڈر بنانے کا سلسلہ اب تک جاری ہے جبکہ لاکھوں مسلمانوں کے خاندانوں کو ان کے گھروں اور علاقوں سے بے گھر کر کے کیمپوں اور کھلے آسمان تلے زندگی بسر کرنے پر مجبور کر رکھا ہے۔ ان تمام مظالم و جرائم کا بدلہ لینے، ظالم فوجیوں کو ان کے کیے کا مزہ چکھاتے ہوئے مرتدین کو نوجوان اولاد سے محروم ہونے کے صدمے کی جھلک دکھانے کے لیے اس کارروائی کو انجام دیا گیا، تاکہ ظالم فوجیوں اور ان کے ایجنٹوں کو بھی پتہ چل جائے کہ وہ جو فصل بو رہے ہیں، اسے انہیں کاٹنا بھی ہو گا اور جس طرح وہ مسلمانوں کی خواتین اور معصوم بچوں کو مجاہدین کے عزیز و اقارب ہونے کی وجہ سے شہید و گرفتار کر رہے ہیں، بالکل اسی طرح امریکی صلیبی جنگ لڑنے والے مرتدین کو بھی بدلے میں اپنے بیٹوں کی ہلاکتوں کو دیکھنا ہو گا۔

اسی لیے پشاور آرمی سکول وکالج کا انتخاب کیا گیا اور مرتد پاکستانی فوج اور حکومتی شخصیات کے بڑی کلاسوں میں پڑھنے والے بالغ لڑکوں کو چن چن کر تسلی کرنے کے بعد ہلاک کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا۔ نیز قبائلی مسلمانوں کا قتل عام کرنے میں مصروف مرتد پاکستانی فورسز کی صف میں شامل ہونے کے عزم کا اظہار کرنے والے بالغ لڑکوں کی لسٹ بنائی گئی اور اس کے بعد کارروائی کو انجام دینے کے لیے اس دن کا انتخاب کیا گیا، جب وہاں پر سرگرم فوجی افسران و اہلکار بڑی تعداد میں موجود تھے۔ پھر حملہ آور مجاہدین کو خصوصی ہدایت کی گئی تھی کہ وہ بالکل بھی چھوٹے نابالغ بچوں کو نشانہ نہ بنائیں اور نہ ہی ان کی کلاسوں کی طرف جائیں۔

فوجی چھاؤنی نما آرمی سکول وکالج پر جب فدائیان اسلام نے دھاوا بولا تو انہوں نے فوجیوں اور ان کے بالغ لڑکوں کی تقریب پر اچانک حملہ اس پوزیشن میں کیا کہ مجاہدین کی پیٹھ پر چھوٹے بچوں کی کلاسیں تھی۔ اس لیے حملہ آور مجاہدین کے ہاتھوں ان نابالغ بچوں کا قتل ہونا انتہائی محال ہے کیونکہ انہوں نے اندھادھند گولیاں نہیں برسائی بلکہ بالغ لڑکوں ونابالغ بچوں کو الگ کیا۔ پھر تفتیش کر کے فوجیوں وحکومتی افراد کے بالغ طلباء کو چن چن کر نشانہ بنایا۔
اب وہ معصوم چھوٹے بچے جو اس کارروائی میں جاں بحق ہوئے ہیں، وہ مرتد فوجیوں اور طلباء کے نجی سیکورٹی گارڈز کی طرف سے حملہ آور مجاہدین کی طرف چلائی جانے والی گولیوں کا نشانہ بنے یا پھر حملے کے بعد فوجیوں نے خود ہی چھوٹے بچوں کی کلاسوں میں داخل ہو کر ان بچوں کو قتل کیا تاکہ وہ مجاہدین کو اسی طرح بدنام کرسکے، جس طرح وہ پبلک مقامات اور بازاروں میں بم دھماکے کر کے بدنام کرتے ہیں۔

طالبان پاکستان بھائیوں نے یہ دوصورتیں بیان کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بچوں کو حملہ آور مجاہدین نے نشانہ نہیں بنایا اور نہ ہی وہ نشانہ بناسکتے ہیں کیونکہ ان کو ایسے ہی اندھادھند کارروائی کے لیے نہیں بھیجا گیا بلکہ ان کو جائے وقوعہ کا نقشہ اور وہاں کی صورتحال سب کچھ سمجھا کر بھیجا گیا تھا۔ پھر حملے کے دوران ان سے رابطہ تھا اور اس دوران ایسا کوئی واقعہ رونما نہیں ہوا، جو پاکستانی دجالی میڈیا اور ناپاک آرمی بیان کررہی ہے کہ انہوں نے سات سال آٹھ سال کے بچوں کو بے دردی سے چن چن کر ہلاک کیا اور ان خواتین اساتذہ کا وحشیانہ قتل کیا۔
اب میڈیا پر زندہ بچ جانے والے بچوں کے جو بیانات نشر کیے گئے، وہ سب توڑ مروڑ کر پیش کیے گئے اور ان میں اس حقیقت کو چھپایا گیا کہ حملے میں سکول کی چھوٹی کلاسوں کو نہیں بلکہ بڑی کلاسوں کو وہاں ہونے والی تقریب کے دوران نشانہ بنایا، جس میں مرتد فوج کے افسران واہلکاروں کے ساتھ غیر ملکی کافر وصلیبی بھی شریک تھے۔
اب میڈیا نے پشاور آرمی سکول وکالج میں مرتد فوجیوں کے ہاتھوں قتل ہونے والے معصوم بچوں اور مجاہدین کے ہاتھوں مارے جانے والے نوجوان لڑکوں کے درمیان فرق کو مٹایا اور ان کو آپس میں خلط ملط کر کے میڈیا وار کو انجام دیا۔ کھلے عام ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہوئے میڈیا اور مرتدین کے ایجنٹوں نے حملے میں مجاہدین کے ہاتھوں مارے جانے والے اٹھارہ اور پچیس سال کے لڑکوں کو بچے قرار دیکر پروپیگنڈہ کیا حالانکہ اسلام میں جس بچے کی داڑھی یا مونچھ کے بال اگنا شروع ہو جائے یا بلوغت کے (زیرناف) بال جسم میں اگنا شروع ہو جائے تو وہ بالغ لڑکا کہلاتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بنو قریظہ کے ان تمام بچوں کو قتل کیا تھا جن کے زیرناف بال آچکے تھے کیونکہ وہ بالغ ہو گئے تھے۔

سوان عینی شاہدین طلباء کے بیانات بھی نشر نہیں کیے گئے جنہوں نے حملہ آور مجاہدین کے بارے میں تھوڑی سے بھی ایسی تفصیلات کو نشر کرنا چاہا کہ جس سے یہ ثابت ہوتا ہو کہ نابالغ بچوں کو بچانے کے لیے مجاہد حملہ آوروں نے کیا کیا سرگرمیاں انجام دی۔

انس: نویں کلاس کے ایک بچے کا بیان لائیو کوریج کی وجہ سے نشر ہو گیا، جس کا نام غالبا" فرحان" تھا اس نے یہ بتایا کہ ایک حملہ آور نے آکر ہمیں ہونے والی فائرنگ کے تبادلے سے بچنے کے لیے اپنی کلاسوں میں رہنے کا اونچی آواز میں پیغام دیا اور پھر ہمیں صحیح سلامت کلاس سے محفوظ مقام پر منتقل ہونے میں مدد دی۔ اس کے بعد اس بچے کے ان تاثرات کو دوبارہ نشر نہیں کیا گیا اور چینلز ومیڈیا پر صرف وہی نشر کیا گیا جو ناپاک فورسز چاہتی تھی۔

شیخ ابو مقاتل: حملہ آور مجاہدین نے معصوم بچوں کو بچانے کے لیے جو کیا، اس کی تعلیم اسلام دیتا ہے۔ چھوٹے بچوں کو قتل نہ کبھی مجاہدین نے کیا ہے اور نہ ہی آئندہ کرینگے۔ بلکہ یہ کام مرتد افواج دنیا بھر میں اسی طرح کررہی ہیں، جس طرح وہ پبلک مقامات اور بازاروں میں دھماکے کر کے ان کا الزام مجاہدین پر ڈالتے ہیں۔ اب

شام کو ہی دیکھ لیجیے، جہاں شامی انسانی حقوق کے ادارے نے گزشتہ سال یہ خبر نشر کی کہ بشار اسد کی شامی نصیری مرتد فورسز کے ہاتھوں چھری سے قتل اور ذبح ہونے والے بچوں کی تعداد 60 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ یوٹیوب پر بے تحاشا ویڈیوز موجود ہیں، جن میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس سنگدلی سے یہ نام نہاد کلمہ گو مرتدین اور شیعہ دنیا بھر میں مسلم بچوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چھوٹے بچوں کو قتل کرنے کا مجاہدین کبھی بھی کہیں بھی سوچ نہیں سکتے ہیں۔

اگر طالبان کا ہدف چھوٹے بچوں کا قتل ہی ہوتا جیسا کہ ان کے دشمن مرتدین اور ان کے ایجنٹ الزام لگا رہے ہیں تو پھر ان کو اپنے چھ فدائی مجاہد بھائیوں کو اس مشن پر روانہ کرنے اور ان کی جانیں قربان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کوئی ایک مجاہد بھی جا کر وہاں بم لگا کر آ جاتا اور سارے کے سارے مر جاتے جیسا کہ امریکہ اور اس کی ایجنٹ مرتد فورسز دنیا بھر میں کر رہی ہے۔ خود ناپاک آرمی گزشتہ سال اکتوبر سے خیبر ایجنسی اور پورے وزیرستان میں کیا کر رہی ہے کہ دن رات بس اندھا دھند جیٹ طیاروں سے بمباری کر کے بازاروں اور گھروں کو تباہ کر کے پورے علاقوں کو کھنڈر میں تبدیل کرنا اور وہاں بسنے والے بچے، عورتیں، یہاں تک کہ جانور بھی اجتماعی قتل عام کا شکار ہو کر لقمہ اجل بن رہے ہیں۔ ان جرائم کی تصاویر اور ویڈیوز کو دیکھیں کہ میر علی بازار اور میرانشاہ و باجوڑ وغیرہ سمیت پورے وزیرستان میں کیا ہو رہا ہے اور کس طرح عام تباہی پھیلا کر انسانوں و حیوانات سمیت ہر جاندار کو ناپاک آرمی کی بمباری بلا تفریق نشانہ بنا رہی ہے۔

ان شاءاللہ! ہر بار کی طرح اس مرتد فوج کو پہلے سے بھی زیادہ بری ناکامی کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ تعالی اپنے مجاہد بندوں کی حفاظت کرتے ہوئے پاکستان میں جاری نفاذ شریعت کی اس تحریک کو پہلے سے بھی زیادہ ٹھوس بنیادوں پر مستحکم اور مضبوط کرے گا۔

انس: پاکستانی ٹی وی چینلز کے جھوٹے ہونے کا سب سے نمایاں ثبوت تو حملہ آوروں کی لاشوں کی وہ تصاویر بھی ہیں، جو نشر کی گئی اور کہا گیا کہ یہ بڑی بڑی داڑھی والے حملہ آوروں کے ختنے نہیں ہوئے تھے اور ان کے جسموں پر ٹیٹو بنا ہوا تھا۔

شیخ ابو مقاتل: ہاں بالکل! جو تصاویر مرتد ناپاک آرمی کے الیکٹرونک و پرنٹ میڈیا سے نشر ہوئی، ان کو انٹرنیٹ پر دیکھنے کا موقع ملا اور وہ سب حملہ آور نہیں تھے بلکہ یہ وہ مسلمان تھے جو پاکستانی جیلوں میں مجاہدین کے ساتھی ہونے کے الزام میں قید تھے اور آرمی سکول پر حملے کے بعد ان کو شہید کر کے ان کی لاشوں کو جائے وقوعہ پر لا کر میڈیا کے سامنے دکھایا گیا۔
مرتدین کی طرف سے میڈیا پر نشر کردہ حملہ آوروں کی جعلی تصاویر کو دیکھنے کے بعد ہی طالبان پاکستان مجاہدین نے اصلی حملہ آوروں کی تصاویر کو نشر کیا تھا تاکہ پاکستانی میڈیا کے جھوٹ کو بے نقاب کر سکے کہ لمبی لمبی داڑھیوں والوں کا کلاسوں میں داخل ہو کر ایک ایک بچے کو چن چن کر قتل کرنے کے جو واقعات ٹی وی چینلز پر مرتدین کے ایجنٹ بڑھا چڑھا کر سنا رہے ہیں، ان کو انجام دینے والوں کا حلیہ بالکل بھی چھوٹی داڑھی کے حامل نوعمر بالغ حملہ آور طالبان مجاہدین سے نہیں ملتا ہے جنہوں نے پشاور کارروائی کو انجام دیا۔ بلکہ وہ حلیہ مرتد ناپاک فورسز کے اہلکاروں سے ملتا ہے۔

انس: آپ کے خیال میں ناپاک فوج نے پاکستانی میڈیا پر حملہ آوروں کی جعلی تصاویر کو نشر کیوں کیا تھا؟ کیا اس کا مقصد طالبان پاکستان کو بدنام کرنا تھا؟

شیخ ابو مقاتل: ہاں! ایک مقصد تو یہ تھا، لیکن اس کے علاوہ ایک اور مقصد بھی تھا، وہ یہ کہ حملے کے بارے میں زندہ بچ جانے والے عینی شاہدین طلباء جو بیانات میڈیا پر دے رہے ہیں، ان سب کو صحیح ثابت کیا جا سکے اور کسی کو شک نہ ہو کہ بچوں کا قتل طالبان مجاہدین نے نہیں بلکہ خود فوجیوں و اہلکاروں نے کیا تھا اور کسی کو پتہ نہ چل

سکے کہ پشاور آرمی اسکول میں جو دل دہلا دینے والے وحشیانہ قتل کی داستانیں طالبان مجاہدین کی طرف منسوب کر کے ناپاک فوج کے ایجنٹ پاکستانی چینلز، درباری سرکاری و نیم سرکاری علماء اور سماجی ویب سائٹوں (فیس بک اور ٹویٹر) پر انسانی حقوق و رفاہی اداروں کے ورکرز نشر کر رہے ہیں، ان کے ذمہ دار خود آرمی سکول میں موجود ناپاک آرمی کے فوجی اہلکار اور سیکورٹی گارڈز ہیں۔

طالبان نے ان کے جھوٹ کو بے نقاب کرنے کے لیے اصلی حملہ آوروں کی تصاویر کو نشر کیا تا کہ سب کو پتہ چل جائے کہ جعلی حملہ آوروں کی لاشوں کو دکھا کر جو بچوں کو قتل کرنے کا پروپیگنڈا کیا جارہا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسی طرح عینی شاہدین اور بچوں نے جو آنکھوں دیکھا حال بیان کیا ہے، اس میں لمبی داڑھی والے اور جو قاتلوں کا حلیہ بیان ہوا ہے، وہ اصلی حملہ آوروں سے بالکل نہیں ملتا ہے۔

لیکن طالبان کا موقف اور ان کے بیانات کو پاکستانی میڈیا پر نشر نہیں ہونے دیا گیا اور نہ ہی ان کی نشر کردہ حملہ آوروں کی اصلی تصاویر کو عینی شاہدین کے تاثرات میں بیان کردہ حلیے سے میچ کیا گیا۔ بلکہ اندھے پن اور پروپیگنڈہ کی انتہا یہ ہے کہ کسی میڈیا والے نے یہ جرأت نہیں کی کہ وہ ناپاک آرمی اور مرتد پاکستانی حکومت کے ذمہ داران سے یہ سوال کرے کہ تم نے حملہ آوروں کی لاشوں کی جو تصاویر میڈیا پر نشر کیں ہیں، وہ طالبان کی طرف سے نشر کی جانے والی حملہ آوروں کی تصاویر سے بالکل نہیں ملتی ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ پاک فوج کی طرف سے جو حملہ آوروں کی لاشوں کی جعلی تصاویر نشر ہوئی، وہ تصاویر کن لوگوں کی تھی اور ان کو کہاں، کس نے اور کیسے مار کر ان کی لاشوں کو پشاور سکول کے واقعے میں دکھایا گیا؟

پاکستانی ٹی وی چینلز جو اس وقت مکمل طور پر پاکستانی جمہوری نظام کی پالیسیوں اور ناپاک فوج کی غلامی کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہیں اور وہ صحافت کرنے کی بجائے سرکاری ترجمان کا رول ادا کرنے میں لگے ہوئے ہیں، اس نے یکطرفہ پروپیگنڈا کیا اور کسی کو سوچنے اور سمجھنے کا موقع بھی نہیں دیا، بلکہ طے شدہ پالیسی کے تحت پروپیگنڈا کیا اور اپنے فتنے کا شکار تمام لوگوں کو بھی اپنی جال میں پھنسا لیا۔

یہی وجہ ہے کہ وہ لوگ جن کے بارے میں آپ کہہ رہے تھے کہ وہ طالبان اور ملا عمر حفظہ اللہ سے ہمدردی رکھنے کا اظہار کرتے ہیں، انہوں نے بھی پاکستانی میڈیا کے پروپیگنڈے اور امارت اسلامیہ افغانستان کے نشر شدہ بیان سے غلط تاثر کا شکار ہو کر طالبان پاکستان کیخلاف ایسے بیانات دیئے، جن کی ان کو بہت بھاری قیمت چکانی پڑے گی۔

انس: بھاری قیمت سے آپ کی کیا مراد ہے؟

شیخ ابو مقاتل: مطلب یہ کہ ان علماء نے اپنی طرف سے ہر بار کی طرح روایتی مذمتی بیانات دیئے تا کہ مرتدین و سیکولر لوگ پروپیگنڈہ کر کے ان کو طالبان کا حامی قرار دیکر مورد الزام نہ ٹھہرا سکیں جیسا کہ لال مسجد کے خطیب مولانا عبد العزیز کے ساتھ ہوا۔

لیکن ان علماء کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اب کی بار ان کے یہ روایتی بیانات جہاد کے حامی مسلمان اور مجاہدین کے قتل عام کرنے کا قانونی سرٹیفیکیٹ دینے کا باعث بن جائینگے۔ بلکہ ان علماء کے نام پر ہی اسلامی نظام لانے کی بات کرنے والوں کو دہشت گرد باغی متشدد اور خارجی قرار دیکر قتل کرنے کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح سیکولر، ملحدین اور شیعوں کو اسلام کا نفاذ چاہنے والے پاکستانی مسلم عوام کا گھیراؤ کرنے، مدارس ومساجد کو مزید نشانہ بنانے، دینی تعلیم کا گھیراؤ کرنے، معاشرے میں مزید لادینیت پھیلانے اور اہل سنت کی بیخ کنی کرنے کے جرائم کا سلسلہ قانونی شکل میں تیز کرنے کا جواز مل جائے گا۔

اب یہ سادھے لوح علماء اپنی جان بچانے کے چکر میں خود ایسے جال میں پھنس چکے ہیں کہ جس سے اب مجبوراً ان کو دو کشتیوں میں سے کسی ایک کشتی میں سوار رہنا پڑے گا۔ اب دو کشتیوں میں بیک وقت سواری اور منافقت ودوغلے پن کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اب یا مجاہدین واہل اسلام کے ساتھ یا پھر امریکہ اور اس کی فرنٹ لائن ایجنٹ ناپاک فوج اور صلیبی جمہوری نظام کے ساتھ۔

انس: حالات ایسے موڑ پر کیوں پہنچے ہیں؟ کیا یہ سب پشاور آرمی اسکول حملے کا نتیجہ ہے؟

شیخ ابو مقاتل: پشاور آرمی اسکول حملہ تو صرف رائے عامہ کے سامنے پس پردہ جاری امریکی صلیبی سازش کو قانونی جواز میں پیش کرنے کا باعث بنا ہے۔ اس وقت پاکستان میں امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی طرف سے جو کچھ ہو رہا ہے، اسے پشاور حملے کا ردعمل قرار دینا انتہائی نادانی پر مبنی بات ہو گی۔ امریکہ افغانستان وپاکستان سے باعزت طریقے سے الوداعی تقریبیں کر کے جا رہا ہے اور اس نے اپنے پیچھے افغانستان میں افغانی فوج جبکہ پاکستان میں پاکستانی فوج کو امریکی مفادات کے تحفظ کی ذمہ داری اور دہشت گردی کے نام پر نفاذ شریعت اور مجاہدین کیخلاف جاری جنگ کو اپنے ملک کی جنگ قرار دیکر جاری رکھنے کا مشن سونپ دیا ہے۔ اسی طرح امریکہ نے اب ایران کو مسلم ممالک پر مسلط اپنا جمہوری نظام چلانے میں پارٹنر بنانے کے بعد ہر طرف اہل سنت کا گھیراؤ، ان کی نسل کشی اور ان پر دائرہ تنگ کرتے ہوئے رافضیوں کو ان پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ پاکستان میں بھی یہ سلسلہ بہت پہلے سے جاری تھا، لیکن امریکہ وایران کے مفادات الگ ہونے کی وجہ سے پاکستان میں اہل سنت کا کچھ نہ کچھ اثر ونفوذ باقی تھا، جسے اب ختم کر کے قانونی شکل میں مکمل ایرانی وشیعی نفوذ کے تسلط میں لایا جا رہا ہے۔
اسی طرح پاکستان وافغانستان نے اب دہشت گردی کیخلاف جنگ کے نام پر جاری امریکی صلیبی حملے کو آئینی شکل دیکر اس کی کمان سنبھال لی ہے اور اب ان دونوں ممالک کی مرتد حکومتیں وہی کچھ کرینگی جو امریکہ یہاں کرتا تھا۔

اس وقت ایرانی، افغانی اور پاکستانی فورسز مل کر تینوں ملکوں کی سرحدی علاقوں میں مجاہدین کیخلاف پورے فوجی ساز وسامان اور جنگی طیاروں کی بمباری کے ساتھ آپریشن کر رہے ہیں، لیکن ان کو منہ کی کھانی پڑ رہی ہے۔ الحمد للہ ! مجاہدین اب بھی بہتر حالت میں اور خیریت سے ہیں۔

حالیہ پاکستانی حکومت نے پشاور حملے سے کئی ماہ پہلے ہی امریکہ کی دہشت گردی کیخلاف جنگ کو تحفظ اور استحکام پاکستان کے نام پر پارلیمنٹ کے ذریعے قانونی وآئینی شکل دے چکی تھی۔ کیری لوگر بل کی باقی امدادی بھیک کو پانے کے لیے پاکستانی حکومت نے وہ تمام شرائط کو پورا کرنا شروع کر دیا تھا جو امریکہ نے رکھی تھی۔ اہل سنت کے سوشل اداروں، مدارس کے تعلیمی نصاب کو نئے مغربی اعتدال پسند سیکولر دین اسلام سے ہم آہنگ بنانے، علماء واماموں کو امریکی جمہوری نظام کے مطابق خطبے دینے وتقاریر کرنے اور ان کی اجتماعی طور پر ہونے والی تمام سرگرمیوں کو قابو کرنے کی جو امریکی شرائط رکھی تھی، ان کو مرتد پاکستانی حکومت نے عملی جامہ پہنانے کی قانونی کارروائی پارلیمنٹ سے مکمل کر لی تھی۔
اسی طرح پاکستانی فورسز نے بھی جہاد پاکستان کو کچلنے کے لیے امارت اسلامیہ افغانستان، القاعدۃ اور طالبان پاکستان کے مابین موجود گیپ کا ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنی پوری قوت کا استعمال کیا اور اب تک کر رہی ہے تاکہ یہ مجاہدین مصلحتوں کا شکار ہو کر ایک دوسرے کی مدد نہ کریں اور ایک دوسرے سے دور ہو جائیں۔ اس مقصد

کے لیے دشمن چھیڑ خانیاں بھی کر رہا ہے اور ذاتی معمولی اختلافات کو پہاڑ بنا کر اچھال رہا ہے تا کہ مجاہدین کے مابین دوریاں پیدا ہو جائے اور وہ مصلحتوں کا شکار ہو کر کبھی منظم نہ ہو سکے جبکہ اس دوران دشمن بآسانی ان کو الگ الگ طور پر باری باری نشانہ بنا سکے۔ دشمن کی ان سازشوں کو مجاہدین آپس کے اختلافات بھلا کر ایک دوسرے سے متحد ہو کر ناکام بنا سکتے ہیں۔ تمام مجاہدین کو ہمیشہ اختلافات اور آپس میں جھگڑا کرنے سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالی نے سورہ انفال میں واضح فرمادیا ہے کہ

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ"

"اے ایمان والو! تمہارا سامنا جب کسی (دشمن کے) گروہ سے ہو تو ثابت قدمی (کے ساتھ جنگ کرنے) کو اختیار کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم کامیابی کو پاسکو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں تنازعہ مت کرو، ورنہ تم ناکام ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی۔ پس صبر کرو۔ بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔" (الانفال :45- 46)

پس مجاہدین کے لیے تو پشاور آرمی اسکول حملے سے کچھ تبدیل نہیں ہوا ہے کیونکہ ان کیخلاف مرتد ناپاک آرمی تباہ کن آپریشن گزشتہ سال سے جاری ہے اور اس آپریشن کا ہدف بمباری کر کے بازاروں وگھروں کو تباہ کرنا اور سب کچھ جلا دینا ہے۔ پھر آخر میں بمباری سے تباہ شدہ علاقے میں فوج داخل ہو کر علاقوں کو کلیئر کرنے کی کوشش کرتی ہے تو اسے مجاہدین کے حملوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مجاہدین کے لیے صرف حالات یہ تبدیل ہوئے ہیں کہ پہلے پہل قید مجاہدین کو مرتد ناپاک آرمی شہید کر کے ویرانے میں ان کی لاشوں کو پھینک دیتی تھی، اب ان کو قانونی شکل میں سب کے سامنے پھانسی دیکر شہید کیا جا رہا ہے۔ ایسا کرنا الحمدللہ! مجاہدین کے مفاد میں ہے اور یہ آنے والے دن ثابت کرینگے کہ کس طرح مرتدین کی یہ مظالم وجرائم خود ان کے گلے کا پھندا بنتے ہیں اور مجاہدین کو اب مزید وسیع پیمانے پر دائرہ کار بڑھاتے ہوئے کھلے عام ہر جگہ فوجی اور سول مرتدین کو نشانہ بنانے کے لیے اجتماعی اور انفرادی کارروائیاں زیادہ بڑی تباہی پھیلانے والے دھماکوں سے کرنے کا اسلامی جواز فراہم کرتے ہیں۔

انس: دائرہ کار بڑھانے سے آپ کی کیا مراد ہے؟

شیخ ابو مقاتل: دشمن نے جس طرح اس جنگ کا دائرہ کار بڑھایا ہے، بالکل اسی طرح مجاہدین کو بھی اس جنگ کا دائرہ کار بڑھانے کا جواز مل گیا ہے۔ پہلے پہل یہ جنگ امریکیوں اور افغانستان تک محدود تھی، مگر طاغوت پرویز مشرف کی قیادت میں مرتد ناپاک فوج نے اس صلیبی جنگ میں امریکہ کی فرنٹ لائن اتحادی بن کر مجاہدین کیخلاف قبائل اور پھر اس کے بعد ملک بھر میں اس جنگ کا دائرہ کار پھیلا دیا۔ اس کے جواب میں مجاہدین نے جہادی کارروائیوں کا دائرہ کار وزیرستان سے لیکر پورے پاکستان میں پھیلا دیا۔ پھر اب امریکہ کی اتحادی پاکستانی فورسز نے مسلمانوں کے بچوں وعورتوں کو چن چن کر نشانہ بنانے اور انہیں گرفتار وشہید کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس کے جواب میں پشاور آرمی سکول وکالج کی کارروائی ہوئی ہے اور اب اگر مرتد فوج اس سلسلے کو مزید جاری رکھے گی اور مجاہدین کے عزیز واقارب اور مسلم بچوں وخواتین کو قید کرنے اور شہید کرنے کا سلسلہ جاری رہا تو پھر پشاور آرمی سکول سے بھی زیادہ بڑی کارروائیاں، مرتد پاکستانی حکومت میں کام کرنے والوں کے گھروں کو بموں سے اڑانا، جمہوری نظام چلانے والوں کے خاندانوں اور شیعہ ومرتدین کے محلوں کو دھماکوں سے تباہ کرنے کا کام کرتے ہوئے اللہ کے حکم سے مجاہدین اپنی کارروائیوں کا دائرہ کار بھی پھیلا دینگے۔

اس کے علاوہ یہ جو مجاہدین اسلام اور ان کے حامی مسلمانوں کو جیلوں میں پھانسیاں دینے کا سلسلہ شروع ہوا ہے، اس سے الحمدللہ مجاہدین کو بہت سے فوائد ملے ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ اب مجاہدین بھی اسی طرح شدت کے ساتھ مرتد فوج اور اس کی زبانی و عملی حمایت کرنے والے ایجنٹوں کو وسیع پیمانے پر نشانہ بنائینگے۔ سیکولر حکومتی جمہوری نظام میں شامل تمام سیاسی تنظیموں، ان کے ایجنٹوں، ان کے مراکز و دفاتر، ان کے جلسے و جلوس اور مظاہروں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ پاکستان میں جو مرتدین کی اقوام ہیں جیسا کہ قادیانی اور شیعہ وغیرہ ان کو وسیع پیمانے پر کھلے عام ہر جگہ نشانہ بنایا جائے گا جبکہ ان کی آبادیوں اور مرتد ناپاک فوج کا ساتھ دینے والی اصلی کافروں کی آبادیوں کو بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے والے بم دھماکوں اور بارودی کارروائیوں سے نشانہ بنایا جائے گا۔ الغرض اب مجاہدین کے سامنے عام جنگ کرنے کے لیے تمام شرعی جواز مہیا ہو چکے ہیں اور اب ان پر واجب ہو چکا ہے کہ وہ تمام مصلحتوں کو پس پشت رکھ کر اپنی مسلم بہنوں اور بچوں کا انتقام لیتے ہوئے بڑے پیمانے پر جہادی کارروائیوں کو ہر سطح پر کریں۔

انس: کیا مرتد ناپاک آرمی کے جرم کی سزا اس کی حمایت کرنے والی سیاسی تنظیموں اور شیعہ و سیکولروں کو دینا شرعی لحاظ سے درست ہوگا، جن کا کوئی قصور نہیں ہے؟

شیخ ابو مقاتل: ناپاک فوج اس وقت امریکہ کے جمہوری نظام کی بالادستی کو پاکستان میں مستحکم کرنے کے لیے مجاہدین کیخلاف صلیبی جنگ لڑ رہی ہے تاکہ اسلام کا نظام حکمرانی خلافت یہاں نہ آسکے۔ اب یہ مرتد فوج جس نظام کی خاطر لڑ رہی ہے، وہ ہے امریکی کفری جمہوری حکومتی نظام۔ اب اس جمہوری حکومتی نظام کا جو بھی حصے دار بنے گا، چاہے وہ سیکولر ہوں یا نام نہاد دیندار۔ دونوں کا حکم اسلام میں ایک ہی ہے اور وہ مسلمانوں کی صفوں سے نکل کر صلیبی امریکہ اور اس کی فرنٹ لائن اتحادی مرتدین کی صف میں کھڑا ہو چکا ہے اور وہ اسی طرح خلافت کے نظام کو آنے سے روکنے کے لیے لڑ رہا ہے جس طرح سیکولر لڑ رہا ہے۔ اس لیے یہ نام نہاد دیندار کھلے عام دشمن کی صف میں کھڑا ہے اور اس کے نظام کو اللہ کے نظام خلافت پر غالب رکھنے کے لیے کوشاں ہونے کے جرم کا مرتکب ہونے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے۔

رہا یہ اعتراض کہ جن سیاسی تنظیموں کے رہنما جمہوری حکومت میں مختلف عہدوں پر موجود ہیں، صرف ان کو نشانہ بنایا جائے اور پوری سیاسی تنظیم کو نشانہ نہ بنایا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ امریکی صلیبی جمہوری نظام کی اسمبلیوں میں جو شخصیات بیٹھی ہوئی ہیں، یہ سب سیاسی تنظیموں کی پیداوار ہیں اور یہ سیاسی تنظیمیں بھی اپنی اپنی سطح پر مجاہدین کیخلاف ہر محاذ پر جنگ لڑنے میں مصروف ہیں، خواہ وہ میڈیا کا میدان ہو، یا سیاست کا یا اقتصادیات کا یا کوئی اور۔ اس لیے پاکستان میں جمہوری نظام میں شامل تمام سیاسی تنظیموں کو ناپاک آرمی کا صرف حمایت کرنے والا قرار دینا انتہائی غلط ہے اور وہ حمایتی نہیں ہیں بلکہ وہ اس امریکی جمہوری نظام کی بنیاد ہیں اور تمام جرائم میں برابر کے شریک ہیں۔ اب باطل نظام کی اس بنیاد کو ہٹائے بغیر اور مرتدین کا صفایا کیے بغیر پاکستان میں کبھی بھی نظام خلافت نہیں آسکتا ہے۔ یہ حقیقت ہمیں ہماری اسلامی تاریخ سکھاتی ہے۔

دوسری بات صلیبی امریکہ اور مرتد ناپاک آرمی کی حمایت کرنے والے لیڈروں و رہنماؤں کی تنظیموں کو نشانہ بنانا درست ہونے کے دلائل قرآن و سنت میں بے تحاشا ہیں۔ یہاں صرف چند ایک کی طرف اشارہ کرتا ہوں:

- رسول اللہ ﷺ سے کیا گیا معاہدہ بنی بکر بن وائل یا قریش کے سرداروں نے توڑا لیکن آپ ﷺ قریش کے جنگجوؤں سے لڑتے تھے۔
- بنو قریظہ کے بڑوں اور اہل رائے لوگوں نے معاہدہ توڑا تو آپ ﷺ نے صرف ان کیخلاف قتال نہیں کیا بلکہ پورے بنو قریظہ کے مردوں، بوڑھوں، مزدوروں اور زیر ناف اگنے والے بالوں کے حامل لڑکوں پر مشتمل 700 جانوں کو قتل کیا اور باقیوں کو قیدی بنالیا۔ حالانکہ ان سب نے کسی جرم کا ارتکاب نہیں کیا تھا سوائے اس کے کہ ان کا تعلق ایسی قوم و برادری سے تھا جس کے بڑوں نے رسول اللہ ﷺ کیخلاف عہد شکنی کی تھی۔

۔ رسول اللہ ﷺ مجرم قبیلے کے حلیف قبیلے کے فرد کو بھی مجرم تصور کرتے تھے۔اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ طائف کا قبیلہ ثقیف ،بنو عقیل کے حلیف کااتحادی تھا۔ثقیف نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے دو آدمیوں کو قید کرلیاتو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے بنی عقیل کے ایک آدمی قید کرلیا اور اس کے ساتھ عضباء اونٹ کو بھی گرفتار کرلیا۔رسول اللہ ﷺ اس قید کئے گئے شخص کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا۔اس نے کہا اے محمد! آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا کیا بات ہے؟ تو اس نے کہاکہ آپ ﷺ نے مجھے کیوں پکڑا ہے اور کس وجہ سے حاجیوں پر سبقت لے جانے والی (اونٹنی)کو گرفتار کیا ہے؟تو آپ ﷺ نے فرمایا:"اس بڑے قصور کی وجہ سے میں نے تمہیں تمہارے حلیف قبیلہ ثقیف کے بدلے گرفتار کیا ہے۔پھر آپ ﷺ اس سے جدا ہونے لگے تو اس نے آپ ﷺ کو اے محمد !اے محمد ! کہہ کرپکارا اور رسول اللہ ﷺ مہربان اور نرم دل تھے،لہٰذا آپ اس کی طرف لوٹے تو پھر فرمایا کہ کیا بات ہے تو اس نے کہا:"میں مسلمان ہوں"۔آپ ﷺ نے فرمایا:"کاش !تم یہ بات اس وقت کہتے جب تم اپنے معاملے کے مکمل طور پر مالک تھے ،اگر ایسا ہوتا تو تم پوری کامیابی حاصل کرلیتے"۔یہ کہہ کر آپ ﷺ پھر پلٹنے لگے تو اس نے آپ ﷺ کو اے محمد ! اے محمد!کہہ کر پکارا۔آپ ﷺ اس کے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا بات ہے؟تو اس نے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھلایئے اور میں پیاسا ہوں مجھے پلایئے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:"یہ تمہاری حاجت و ضرورت ہے ،یعنی اسے کھلایا اور پلایا۔پھر اسے ان دو آدمیوں کا فدیہ بنایا گیا (جنہیں ثقیف نے گرفتار کیا تھا)"۔(صحیح مسلم)

اس کے علاوہ اور بھی قرآن وحدیث میں بہت سے دلائل ہیں، جن کو یہاں طوالت کی وجہ سے ذکر کرنا محال ہے۔ان دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ مرتد ناپاک آرمی اور اس کا ساتھ دینے والی سیاسی تنظیموں کے تمام افراد اور کافر شیعہ پر عام جنگ مسلط کرتے ہوئے ان کو ہر جگہ نشانہ بنانا جائز ہے کیونکہ یہ ان کے مظالم وجرائم کا بدلہ ہیں،جووہ کررہے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے تو مسلمانوں کو یہاں تک اختیار دیدیا ہے کہ وہ تم پر جیسا ظلم وزیادتی کریں توتم بھی اسی قدر ان کے ساتھ وہی ظلم اور زیادتی کرو۔وہ تمہارے بچوں وعورتوں کو قتل کریں توتم ان کے بچوں وعورتوں کو قتل کرو۔وہ تم سے اتحاد کرنے والوں کو نشانہ بنائیں توتم بھی ان سے اتحاد کرنے والوں کو نشانہ بناؤ۔

"وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ "

"اور اگر تم بدلہ لو تو تکلیف پہنچاؤ اسی طرح جس طرح تکلیف تمھیں پہنچائی گئی"۔(النحل:126)

" فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ "

"پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسی زیادتی وہ تم پر کرے ویسی ہی تم اس پر کرو"۔(البقرۃ:194)

سو مرتد ناپاک آرمی اور اس کی اتحادی جمہوری سیاسی تنظیموں کو نشانہ بنانا اور شیعہ ودیگر مرتدین کی آبادیوں کیخلاف عام جنگ برپا کرنا کوئی زیادتی نہیں ہے بلکہ یہ ان ظالموں کی جارحیت اور جرائم کو روکنے کے لیے ضرورت بن جانے والے ایسے افعال ہیں جن سے اہل اسلام کی حفاظت ، اندرونی دشمنوں کا خاتمہ،اسلامی معاشروں کو ارتداد اور کفروشرک سے پاک کرتے ہوئے پرامن ومحفوظ بنانا اور بیرونی دشمنوں کی تمام سازشوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کو یقینی بنانا مقصود ہے۔

انس:اس وقت پاکستان میں جس طرح مجاہدین کیخلاف میڈیا مہم چلائی جارہی ہے اور یہ دعوی کیا جارہا ہے کہ پہلی مرتبہ پوری قوم دہشت گرد مجاہدین کیخلاف متحد ہوئی ہیں،تواس کی کیاوجوہات ہیں؟

شیخ ابو مقاتل: قوم سے مراد جمہوریت پسند سیاسی و مذہبی تنظیمیں ہیں، جو شطرنج کی طرح پہلے عوام کو گمراہ کرنے کے لیے کھیل کھیل رہی تھی اور ہر وقت شعلہ انگیزی سیاسی بیانات اور مختلف ڈراموں کے ذریعے یہی تاثر دینے میں لگی تھیں، ایک سیاسی تنظیم دوسری سیاسی تنظیم کو ہڑپ کرنے، اپوزیشن حکومتی پارٹی کو دبانے اور حکومت اپنی مخالفت کا ڈھونگ رچانے والی دیگر سیاسی تنظیموں سے آہنی ہاتھوں نمٹنے میں لگی ہوئی ہے۔ ایسا ماحول بنایا جیسا کہ ابھی کچھ ہونے والا ہے ۔

جمہوریت پسند تمام تنظیمیں سب کی سب مرتد ناپاک فوج کے ساتھ بہت پہلے سے کھڑی ہیں اور یہ صرف عوام کو گمراہ کرنے کے لیے اور اپنا امیج بہتر بنانے کے لیے آپس میں ایک دوسرے کیخلاف ظاہری عداوت اور سیاسی بیان بازی کا محاذ گرم کرتے ہیں تا کہ عوام کو بیوقوف بنا کر اپنے پیچھے لگایا جاسکے جیسا کہ پچھلے دنوں تک ہوتا آیا ہے۔ لیکن پشاور آرمی اسکول حملے نے ان سارے مصنوعی ڈراموں کو بند کر دیا اور ان سب کو منافقت کا لبادہ اتار کر اپنے اصلی چہرہ کے ساتھ سامنے آکر ایک پلیٹ فارم پر کھڑا ہونا پڑا اور اب یہ اعلانیہ جنگ کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ کل تک جو مجاہدین کا حامی بنے ہوئے تھے یا دہشت گردی کیخلاف جنگ کو امریکی جنگ کہتے تھے یا مذاکرات کی رٹ لگا کر سازشوں میں مصروف تھے، آج انہیں زبردستی کسی ایک خندق کا انتخاب کرنا پڑا ہے اور اب وہ کفر و اسلام کی ان دو خندقوں میں سے کسی ایک خندق میں ہے۔ اس طرح اللہ تعالی نے سارا منظر نامہ نمایاں کر دیا ہے اور منافقت کے جو تمام کھیل عوام کے ساتھ کھیلے جارہے تھے، ان کے دروازے بند کر دیئے اور مجبور امرتدین اور ان کے ایجنٹوں کے دلوں میں جو خبث باطن تھا اسے زبانوں پر لانے پر مجبور ہو گئے، جس سے ان کی حقیقت پوری مسلم عوام کے سامنے آگئی ہے۔ وللہ الحمد

باقی اس وقت پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کی کڑی پشاور آرمی سکول حملے سے بالکل نہیں ملتی ہے بلکہ امریکہ وایران کے ایک ہونے اور صلیبی نیٹو کے افغانستان سے چلے جانے اور اس کے مشن کی کمان ملکی سیکورٹی فورسز کے ہاتھوں میں آنے سے ملتی ہے۔

اب آپ یہی دیکھ لیجئے کہ پشاور آرمی اسکول حملے کے قاتلوں کو سزا دینے کے نام پر ان مسلمانوں کو پھانسیوں پر لٹکا کر شہید کیا گیا، جنہوں نے امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی طاغوت پرویز مشرف اور اس کی مرتد ناپاک آرمی پر حملہ کرنے کی جرأت جامعہ حفصہ میں شہید ہونے والی طالبات بچیوں کا انتقام لینے کے لیے کی تھی۔

کیا یہ کسی کی عقل میں آنے والی بات ہے کہ آرمی سکول کے بچوں کا انتقام ان مسلمانوں کو پھانسیوں پر لٹکا کر لیا جارہا ہے جنہوں نے آرمی سکول کے بچوں کی تعداد سے پندرہ گنا زیادہ بچیوں کو شہید کرنے والے قاتل پرویز مشرف اور ناپاک آرمی پر حملہ کیا۔

اسی طرح بلوچستان، وزیرستان اور پاکستانی وافغانی سرحدوں پر جو مشترکہ آپریشن ایرانی، پاکستانی اور افغانی افواج کی طرف سے ہو رہا ہے، یہ پشاور حملے سے بھی پہلے سے چل رہا ہے اور اب تک جاری ہے۔ اسی طرح پاکستان میں امریکی مفادات اور اس کے جمہوری نظام کیخلاف سرگرم ہونے والوں کا کریک ڈاؤن اور ان کیخلاف کارروائی کو قانونی شکل دینے کا کام پشاور آرمی سکول حملے سے کئی ماہ پہلے ہو چکا ہے۔

جماعت اسلامی و تحریک انصاف کے ہاتھ میں پشاور حکومت ابھی نہیں دی گئی ہے بلکہ بہت پہلے سے دی گئی ہے اور ان کا ایجنڈا ہی یہی ہے کہ کل تک وہ دہشت گردی کیخلاف جنگ کو امریکہ کی جنگ قرار دیتے تھے، آج اس جنگ کو اپنی جنگ قرار دیتے ہوئے آستین کے سانپ بن کر لڑ رہے ہیں اور چند من پسند اسلامی احکام کو کفری احکام کے ساتھ ملا کر نافذ العمل بنانے میں لگے ہوئے ہیں تا کہ امریکی کفری جمہوریت کو اسلامی جمہوریت کا نام دیکر مسلمانوں کو اپنے پیچھے لگا کر گمراہ کرنے میں کامیاب ہو سکیں۔

انس: آپ کی نظر میں پاکستان کس سمت کی طرف بڑھ رہا ہے؟

شیخ ابو مقاتل: پاکستان اب فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو چکا ہے۔ امریکہ کی جنگ کو پاکستان کی جنگ قرار دیا جا چکا ہے اور اب اس جنگ کو پہلے سے بھی زیادہ تیزی اور سختی کے ساتھ قانونی شکل میں جاری رکھنے کا مرتدین اور ان کے اتحادیوں نے عزم کیا ہے۔ امریکہ و ایران کی پوری کوشش ہے کہ اب اس خطے میں مجاہدین دوبارہ سر نہ اٹھا سکیں، اہل سنت ہمیشہ شیعوں اور صلیبیوں کے غلام بن کر رہیں اور اب افغانستان سمیت پورے خطے میں کہیں بھی اسلامی نظام کا نفاذ نہ ہو سکے۔

جہاد کی طرف راغب مسلمانوں کو مختلف تنظیموں کے ذریعے سے امریکہ کے ایجنٹ مرتد حکومتی نظاموں کیخلاف جہاد چھوڑنے پر ابھارتے ہوئے ان کو اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے توانائی صرف کرنے کی بجائے ادھر اور ادھر جا کر بس چند کافروں، صلیبیوں، ہندوؤں اور مرتدین اہلکاروں کو مارنے والی کارروائیوں پر توجہ مبذول کرائے رکھنے کی سازشیں ہو رہی ہیں تاکہ ان کا جہاد اسلام کا نظام خلافت نہ لا سکے، وہ زمین کے کسی ٹکڑے کے مالک بن کر وہاں اللہ کی شریعت کا نفاذ نہ کر سکے اور ان کے جہاد کے ثمرات کو جس طرح چاہے عالمی نظام کے سرغنے اور ان کے مقامی رکھوالے لوٹ سکے اور ان مجاہدین کا رخ جس طرف چاہے پھیر سکے۔

انس: جہاد پاکستان کو چھوڑ کر کشمیر جا کر جہاد کرنے کی طرف ناپاک فوج کے ایجنٹوں نے بلانا شروع کر دیا ہے اور اب باقاعدہ حکومتی سرپرستی میں کشمیر لانچنگ کا آغاز ہو چکا ہے، آپ اسے کس نظر سے دیکھتے ہیں؟

شیخ ابو مقاتل: کشمیر سمیت دنیا بھر میں موجود تمام اسلامی سرزمینوں کو آزاد کرا کر وہاں اسلام کے نظام خلافت کی حکمرانی قائم کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔
اسلام کے دشمن کافروں کے لیے صرف تین ہی راستے ہیں:

اول: اسلام قبول کر لیں

دوم: جزیہ دیں

سوم: مجاہدین اسلام کا سامنا کرتے ہوئے ان کے ہاتھوں مرنے کے لیے تیار ہو جائیں۔

اس کے علاوہ کوئی چوتھا راستہ نہیں ہے۔ اب جو کوئی بھی کشمیر یا پاکستان یا کہیں بھی اسلام کا نظام خلافت قائم کرنے والوں سے جنگ کرتا ہے، یا اس کی راہ میں رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا ہے تو اس کیخلاف جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے کئی احادیث میں مختلف الفاظ کے ساتھ جہاد کی فرضیت کی منزل و اصلی ہدف بتاتے ہوئے فرمایا ہے کہ

”أمرت أن أقاتل الناس حتى يشهدوا أن لا إله إلا الله، وأن محمدا رسول الله ، ويقيموا الصلاة، ويؤتوا الزكاة، ...“

"مجھے لوگوں سے قتال کرتے رہنے کا حکم دیا گیا ہے، اس وقت تک جب تک وہ یہ گواہی نہ دیدیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں۔"

اسی طرح اللہ تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا:

”وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ“

”اور تم ان سے قتال کرتے رہو، یہاں تک کہ سارا کا سارا دین اللہ کے لیے ہو جائے۔“(الانفال : 39)

سو اسلام میں جہاد کی فرضیت صرف کسی مظلوم انسان کو کسی ظالم سے نجات دلانے تک محدود نہیں ہے اور نہ ہی جہاد صرف دفاعی حالت میں لڑنے کا نام ہے۔ جو لوگ اقدامی جہاد اور اسلامی نظام خلافت کو لانے کے لیے ہونے والے جہاد کا انکار کرتے ہوئے پر امن دعوتی جدوجہد کی طرف بلاتے ہیں، تو ایسے لوگوں کو اللہ سے ڈرنا چاہیے کیونکہ وہ قرآن کی بعض آیتوں پر ایمان لانے والے اور بعض آیتوں کے ساتھ کفر کرنے والے ہیں۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کے لیے دنیا و آخرت میں رسوائی اور عذاب کی وعید اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں سنا دی ہے:

”أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ“

”کیا تم کتاب (قرآن کریم) کے بعض پر ایمان لاتے ہو اور اس کے بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو۔ پس جو کوئی تم میں سے ایسا کرتا ہے تو اس کے لیے دنیا کی زندگی میں رسوائی ہے اور روز قیامت ایسے لوگوں کو سخت عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا۔ اور جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ غافل نہیں ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی کو خریدا۔ پس ان لوگوں پر سے عذاب کو نہ ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی وہ مدد کیے جائینگے۔“(البقرۃ :85- 86)

اس لیے جہاد کشمیر میں ہو یا پاکستان میں یا افغانستان یا کہیں بھی ہو، اسے مکمل طور پر اللہ تعالی کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق انجام دیتے ہوئے اللہ کے نظام خلافت کی حکمرانی قائم کرنے تک جاری رکھنا چاہیے۔

اب پاکستان میں نظام خلافت قائم نہیں ہوا اور نہ ہی یہاں سے شرک و کفر کے نظام کی حکمرانی ختم اور اقوام متحدہ و امریکی صلیبیوں کے مفادات کے رکھوالی مرتد فورسز کا صفایا ہوا ہے تو پھر کس طرح یہاں جہاد کو ادھورا چھوڑ کر کشمیر یا کہیں اور جایا جاسکتا ہے۔

انس: جہاد پاکستان کو وہ مسلمانوں کیخلاف ہونے والا حرام جہاد کہتے ہیں اور اس جہاد کو دشمنوں کی سازش قرار دیتے ہیں؟

شیخ ابو مقاتل: پاکستان میں جہاد مسلمانوں کیخلاف نہیں بلکہ مرتدین کیخلاف ہو رہا ہے۔ مرتدین بھی کوئی عام مرتدین نہیں بلکہ محارب (اسلام کیخلاف جنگ میں مصروف) مرتدین ہیں، جو پاکستان میں اسلام کے نظام خلافت کو آنے سے روکنے کے لیے دہشت گردی کے نام پر امریکی صلیبی جنگ لڑنے میں مصروف ہیں اور صلیبی کافروں کے نظام جمہوریت اور اس کے باطل حکومتی ڈھانچے کو مستحکم کرنے کے لیے سرگرم ہیں۔

جو کوئی بھی اسلام کیخلاف کسی بھی باطل نظام یا جمہوری حکومتی نظام کی حمایت و تائید کرتے ہوئے اس کے لیے سرگرم ہوتا ہے تو وہ اسلام کا دشمن ہے۔ اگر کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے تو وہ اس عمل سے مرتد ہو جاتا ہے۔ اب اگر کوئی ان کو اسلام کے نظام خلافت کو آنے سے روکنے کے لیے لڑنے کے باوجود مرتد نہ سمجھے اور کہے

کہ وہ تو کلمہ گو مسلمان ہیں تو ایسے لوگوں کو کتاب وسنت کو پڑھنا اور تاریخ اسلامی کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

اسلام کے پہلے خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تو ان کلمہ گو مرتدین سے قتال کیا تھا جو اسلام کے تمام احکامات مانتے تھے اور صرف تاویل کرکے زکوۃ دینے سے انکاری ہوگئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھی خلیفہ ابو بکر نے ان کلمہ گو مرتدین کے سامنے صرف دو ہی آپشن رکھا کہ یا تو توبہ کرکے وہ زکوۃ دیں یا پھر جنگ میں مردار ہونے کے لیے تیار ہوجائیں۔ تیسرا کوئی آپشن نہیں تھا۔ حالانکہ اس وقت بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے ہوئے مرتدین کیخلاف جنگ سے روکنا چاہا۔ سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے کہا

”كيف تقاتل هؤلاء القوم وهم يصلون؟وقد قال رسول الله - ﷺ -: " أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا: لا إله إلا الله، فمن قال: لا إله إلا الله , فقد عصم مني ماله ونفسه إلا بحقه , وحسابه على الله“

”آپ ان لوگوں سے کیسے قتال کریں گے جبکہ یہ نماز پڑھتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”مجھے لوگوں سے قتال کرنے کا حکم دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لاالہ الا اللہ کہیں۔ پس جو کوئی لا الہ الا اللہ کہہ دے تو اس نے اس (کلمہ توحید) کے حق کے سوا مجھ سے اپنا مال وجان محفوظ بنالیا ہے اور اس کا حساب (وکتاب) اللہ پر ہے۔“

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ

”أليس قد قال الا بحقها، ومن حقها اقامة الصلاة وايتاء الزكاة ، والله لأقاتلن من فرق بين الصلاة والزكاة فإن الزكاة حق المال ،والله لو منعونى عقالا كانوا يؤدونه الى رسول الله لقاتلتهم على منعه ولو خذلنى الناس كلهم لجاهدتهم بنفسى ،حتى تلحق نفسي بالله۔“

”کیا آپ (ﷺ) نے یہ نہیں کہا کہ سوائے اس (کلمہ) کے حق کے۔ نماز پڑھنا اور زکوۃ دینا اس (کلمہ طیبہ) کے حق میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! میں نماز اور زکوۃ میں فرق کرنے والوں کیخلاف ضرور قتال کروں گا کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم اگر انہوں نے مجھے ایک رسی بھی اس میں سے دینے سے انکار کیا جو یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں اس (رسی) کے نہ دینے پر بھی ان کیخلاف لڑوں گا، چاہے تمام لوگ مجھے بے یارومددگار ہی کیوں نہ چھوڑ دیں، تب بھی میں خود ہی ان کیخلاف جہاد کروں گا یہاں تک کہ میری جان اللہ کو جا ملے۔“

خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زکوۃ کے منکرین کیخلاف قتال کو چھوڑنے کا مشورہ قبول نہیں کیا کیونکہ ان کے پاس نماز وزکوۃ میں فرق کرنے اور دین کے احکام کو تبدیل کرنے والے لوگوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان موجود تھا کہ

”من بدل دينه فاقتلوه“

”جو کوئی اپنا دین بدل لے تو تم اسے قتل کرڈالو۔“

امیر المؤمنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آج کے مرجئہ وگمراہ علماء کی طرح یہ نہیں کہا کہ صرف ایک زکوۃ کا انکار تاویل کے ساتھ کرنے والے ننانوے فیصد اسلام پر عمل کرنے کی وجہ سے ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور ہمیں ان کو دعوت سے سمجھانا چاہیے جبکہ جہاد ہمیں اپنے مسلم علاقوں سے دور جاکر صرف بیرونی دشمن کافروں کیخلاف کرنا چاہیے۔

انس: کیا مرتدین کیخلاف جہاد کو مؤخر نہیں کیا جاسکتا۔ پاکستانی آئین میں اسلامی شقیں بھی موجود ہیں تو ظاہری طور پر یہی تاثر ہے کہ پاکستانی آئین اسلامی ہے۔ بس صرف معاملہ ان اسلامی آئین کو نافذ العمل بنانے کا ہے۔ حکمران مکمل طور پر اسلام کے منکر نہیں ہیں اور وہ اسلام کا نام بھی لیتے ہیں۔ اس لیے ان کیخلاف جہاد چھوڑ کر امریکہ و اسرائیل اور بھارت کیخلاف جہاد کیا جائے جب یہ کفری طاقتیں تباہ ہو جائے گی تو پاکستان سمیت تمام عالم اسلام آزاد ہو جائے گا اور پھر ان حکمرانوں کے لیے بھی امریکی غلامی سے نکلنے کے بعد اسلام کے تمام احکام پر عمل کرنا آسان ہو گا؟

شیخ ابو مقاتل: پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکستانی آئین اسلامی نہیں ہے اور آئین میں جو اسلامی شقیں ہیں، وہ سب سیکولر شقوں کے ماتحت ہیں اور ان کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتی ہیں۔ پاکستانی آئین میں موجود کفر کو تفصیل کے ساتھ جاننے کے لیے شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کی کتاب "الصبح والقندیل (سپیدہ سحر اور ٹمٹماتا ہوا چراغ)" کا مطالعہ کریں، جس میں انہوں نے اس پورے پاکستانی آئین کا پوسٹ مارٹم کیا ہے اور اس کے کفر کو نمایاں کیا ہے۔

یاد رکھیں! اسلام کے چند احکامات کو لینے سے کوئی آئین اسلامی نہیں ہو جاتا ہے بلکہ اسلامی آئین وہ ہوتا ہے جو مکمل طور پر سو فیصد اسلام کی تعلیمات سے ٹکراتا نہ ہو اور نہ ہی اس کی مخالفت کرتا ہو۔ اسی طرح آئین میں بالادستی صرف اللہ کے کلمہ (اسلام) کی ہو اور جتنے بھی شقیں مرتب کی جائیں، وہ سب کی سب اسلام کے ماتحت ہوں اور اسلام کا حکم ان پر لاگو ہو۔ یہ نہیں کہ وہ غیر اسلامی قوانین کو ان سے مستثنیٰ قرار دیکر انہیں آئین میں شامل کیا جائے، جیسا کہ پاکستانی آئین میں ہے۔

رہا حکمرانوں کا ظاہری طور پر مسلمان ہونے کا معاملہ تو اس بارے میں عرض ہے کہ اسلام میں منافقت اور دوغلے پن کی ذرا سی بھی گنجائش نہیں ہے۔ اسی طرح آدھا اسلام لینے اور کفر کے چند احکام کو لینے والے کو بھی مسلمان نہیں کہا جاسکتا ہے اور نہ ہی وہ دین اسلام کی پیروی کرنے والا کہلائے گا۔ اس لیے جو کوئی بھی اسلام سے خارج کر دینے والے نواقض اسلام میں سے کسی بھی عمل کا ارتکاب کرے گا تو پھر اس کا اسلام اسی طرح ٹوٹ جائے گا جس طرح کسی کا وضو گیس یا پیشاب سے ٹوٹ جاتا ہے۔

اسی طرح تمام علمائے امت کا متفقہ طور پر اس بات پر اجماع ہے کہ "اگر کوئی بھی حکومت صرف ایک قانون بھی غیر اسلامی بنائے تو وہ پوری حکومت غیر اسلامی ہو جاتی ہے اور اس کیخلاف قتال اس وقت تک کرتے رہنا واجب ہے جب تک کہ وہ اس سے رجوع نہیں کر لیتی۔"

اس طرح پاکستانی حکومت ایک مرتد حکومت ہے اور اس حکومت کو اسلامی حکومت بنانے اور جمہوری نظام کو ڈھا کر خلافت کا نظام لانے تک اس کیخلاف جہاد کرنا تمام مسلمانوں پر واجب ہے۔

آپ کا یہ کہنا کہ مرتدین کیخلاف جہاد کو مؤخر کیا جائے اور امریکہ و اسرائیل اور بھارت کیخلاف فی الوقت جہاد کیا جائے۔ پہلے تو آپ اسلام کا بنیادی اصول یہ سمجھیں کہ یہود و نصاریٰ، ہندوؤں اور دیگر کافروں سے بھی بڑے مجرم مرتدین ہیں، جن کے ذریعے سے ہی اصلی کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہوتے ہیں اور انہی کے ذریعے سے مسلمانوں سے جنگ کرنے میں مصروف ہیں۔ اسی وجہ سے مرتدین کا کفر ارتداد اس قدر گھناؤنا ہے کہ شریعت اسلامی میں ہر جگہ پر اسے اصلی کفر سے بھی زیادہ خطرناک قرار دیا ہے۔ اسی وجہ سے اسلام میں یہود و نصاریٰ سمیت اصلی کافروں کے ساتھ مذاکرات اور جنگ بندی کرنے کا آپشن موجود ہے جبکہ مرتدین کے ساتھ نہ مذاکرات اور نہ ہی صلح کی جاسکتی ہے بلکہ مسلمانوں پر واجب ہے کہ انہیں قتل کریں یا وہ خود توبہ کر کے دوبارہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے۔

اسلام میں کافروں کو ذمی بنایا جاسکتا ہے اور ان سے جزیہ لیا جاسکتا ہے جبکہ مرتدین کو نہ ذمی بنایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح اسلام میں مرتد سے نکاح کرنے، اسے اپنا وارث بنانے، اس کا ذبیحہ (ذبح کردہ جانور) کو کھانا بھی حرام ہے جبکہ اصلی کافر کا یہ معاملہ نہیں ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کے علمائے کرام مرتدین کے احکام نہیں بتاتے ہیں اور اکثر لوگ مرتدین کو یہود و نصاری سمیت اصلی کافروں سے چھوٹے کافر بلکہ بعض تو ان کو اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور ان سے دوستیاں و تعلقات رکھنے کو معمولی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔

اس طرح یہ واضح ہو گیا کہ اسلام میں اہل کتاب (یہود و نصاری) اور اصلی کفار سے بھی زیادہ بڑے کافر مرتدین ہیں اور اسلام نے اصلی کافروں کی نسبت مرتدین کو قتل کرنے پر زیادہ زور دیا ہے۔ اس لیے مرتدین کیخلاف جہاد کو ملتوی و موخر کرنا اور اصلی کافروں کیخلاف جہاد کو پہلے کرنا، یہ شریعت اسلامی کے احکامات سے واضح انحراف ہے اور ایسا کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

انس: اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ امریکہ اور یہود و نصاری کیخلاف جہاد چھوڑ کر پہلے مرتدین کیخلاف جہاد کیا جائے۔ آپ کو بھی معلوم ہے کہ دنیا پر امریکہ اپنے عالمی جمہوری نظام کے ذریعے حکمرانی کر رہا ہے اور ناپاک آرمی سمیت تمام اسلامی ممالک کی مرتد افواج کٹھ پتلی کی طرح اس کے اشاروں پر سرگرم ہیں۔ اس لیے جہاد تو پہلے امریکہ کیخلاف کرنا چاہیے تاکہ امریکہ ختم ہو جائے اور جب امریکہ ختم ہو جائے گا تو خود بخود عالم اسلام پر قابض اس کی جمہوری نظام اور تمام مرتد طواغیت بھی ختم ہو جائینگے؟

شیخ ابو مقاتل: امریکہ، بھارت اور اسرائیل کیخلاف جہاد کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہیے بلکہ ان کیخلاف جہاں موقع ملے، جہاد کرنا چاہیے۔ پاکستان میں موجود امریکی، بھارتی اور دیگر صلیبی سفارتخانوں کو اڑانے سے لیکر ان کے مفادات کو جہاں آپ نقصان پہنچاسکتے ہیں، پہنچانا چاہیے۔ اس پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔

لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ جہاد کو صرف ان اصلی کافروں تک محصور کر دینا یا ان کیخلاف جہاد پر ساری توجہ مرکوز کرتے ہوئے مرتدین کیخلاف جہاد سے دستبردار ہونا یا ان کیخلاف جہاد کو صرف دفاعی حالتوں میں کرنے تک محدود کرنا؛ تو ایسا کرنا سراسر غلط ہے اور یہ اسلامی احکامات سے روگردانی ہے کیونکہ اسلام نے اصلی کافروں سے زیادہ مرتدین کیخلاف جہاد کو ترجیح دی ہے جبکہ ہم مرتدین کیخلاف جہاد چھوڑ کر یا اسے دفاعی حالتوں میں محصور کرکے اصلی کافروں کیخلاف جہاد کو ترجیح دینے کی غلطی کر رہے ہیں۔

اس لیے صحیح اسلامی منہج یہی ہے کہ اصلی کافروں کیخلاف بھی جہاد کیا جائے اور مرتدین کیخلاف بھی جہاد کیا جائے۔ ان دونوں میں سے جو بھی سامنے آئے اور جو بھی قریب ہو، اس کیخلاف جہاد کیا جائے اور جہاد میں کسی قسم کی افراط و تفریط سے کام نہ لیا جائے۔ یہ نہیں کہ ہم مرتدین کیخلاف جہاد چھوڑ کر بیٹھ جائے اور سالہا سال امریکہ، بھارت یا کسی بھی اصلی کفار کیخلاف کوئی ایک جہادی کارروائی کے بارے میں سوچتے رہیں جبکہ ہمارے آگے اور پیچھے مرتدین کھلے عام دندناتے پھر رہے ہو اور ہم ان کیخلاف جہاد چھوڑ کر بس کئی مہینوں تک امریکہ یا بھارت کیخلاف کوئی ایک کارروائی کی پلاننگ کرتے رہے اور پھر اس کارروائی کو انجام دینے جائے تو ہمارے راستے میں مرتدین رکاوٹ بن کر کھڑے ہو جائے اور ہمیں امریکی و ہندو کافروں تک پہنچنے سے پہلے گرفتار یا شہید کر دیں۔

بالفرض! اگر ہماری وہ کارروائی کامیاب بھی ہو جاتی ہے اور ہم چند امریکیوں وہندوؤں کو مارنے میں کامیاب بھی ہو جاتے ہیں تو اس کے رد عمل میں مرتدین جو کچھ ہمارے اور مسلمانوں کیخلاف کرینگے، ہم اس سے یہ کہہ کر آنکھیں نہیں چرا سکتے کہ ہمارا جہاد تو امریکہ یا بھارتی ہندوؤں کیخلاف ہیں۔ ہمیں ان مرتدین سے کیا لینا دینا۔ یہ مسلمانوں پر جو مظالم ڈھارہے ہیں، ان کو ڈھانے دو اور جن جرائم کا ارتکاب کر رہے ہیں تو کرنے دو۔ ہمیں اس سے کیا سروکار۔

پس ایسی سوچ کے ساتھ کشمیر، افغانستان اور پاکستان یا کوئی اور مقبوضہ اسلامی خطے میں جہاد کرنے والے اسلام کے کئی احکامات کیخلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں اور اپنی ذاتی مصلحتوں کے باعث عقیدہ الولاء والبراء اور جہاد کے بنیادی اہداف ومقاصد سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ اسی طرح ان کا جہاد امت مسلمہ کو آزادی دلانے اور معاشرے کو کفر وارتداد کی غلامی سے نکال کر اسلام کے نظام خلافت کی حکمرانی تلے لانے کی طرف پیش قدمی کا باعث نہیں بنتا ہے جو جہاد کا پہلا بنیادی مقصد وہدف ہے۔

اس لیے ایک مسلمان کو جہاد مکمل اسلامی منہج کے ساتھ اور اللہ کے نظام خلافت کو قائم کرنے کے لیے کرنا چاہیے۔ ایسا صرف زبان سے کہنا نہیں بلکہ اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہیے۔ یہ تب ہی ممکن ہو گا جب ہر مسلمان ومجاہد کے مطمع نظر یہ ہو گا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرامین میں سے جس کو بھی میں پورا کر سکتا ہو، اسے کر گزروں اور اس میں کسی قسم کی تاخیر نہ کروں۔

یہ نہ کہوں کہ میرا جہاد تو صرف پاکستان سے باہر صلیبیوں اور ہندوؤں کیخلاف ہے، اس لیے میں پاکستان کے اندر بالکل جہاد نہیں کروں گا، یا میرا جہاد پاکستان میں صرف امریکیوں وہندوؤں اور دیگر کافروں کیخلاف ہے، اس لیے میں مرتدین کیخلاف جہاد نہیں کروں گا، یا میرا جہاد افغانستان یا کشمیر کو بیرونی قابض کافر سے آزاد کرانا ہے، اس لیے میں مقامی مرتدین سے جہاد نہیں کروں گا اور اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لیے جدوجہد ابھی نہیں کروں گا، یا میرا جہاد پاکستان میں صرف امریکیوں، ہندوؤں، کافروں اور مرتد ناپاک فوج کیخلاف ہے، اس لیے میں مرتد شیعوں اور قادیانیوں وغیرہ کیخلاف جہاد نہیں کروں گا۔

الغرض جہاد کو اندرونی وبیرونی دشمنوں میں تقسیم کر کے محدود کرنے والے لوگ صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے ہیں اور وہ اپنی من مانی سے قتال کر رہے ہیں، جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالی کے وعدوں اور نصرت وتمکین کے حقدار نہیں بن سکتے اور نہ ہی کبھی جہاد سے حاصل اسلامی ثمرات کو اکٹھا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

پھر ہماری اسلامی تاریخ تاریخ بتاتی ہے کہ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ مسجد اقصی کو فتح کرنے میں اسی وقت کامیاب ہوئے جب انہوں نے عبیدی شیعہ اور مرتدین کا مصر میں قلع قمع کیا اور ان کا جڑ سے صفایا کیا۔ مرتدین سے فارغ ہونے اور ان کے علاقوں کا کنٹرول سنبھال لینے کے بعد پھر انہوں نے صلیبیوں کی طرف رخ کیا۔ دنیا کی تمام بڑی صلیبی قوتیں مل کر مقابلے میں آنے کے باوجود ہزیمت سے دوچار ہوئی اور مسلمانوں نے مسجد اقصی کو آزاد کرا لیا۔ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے جہاد کی کامیابی کا راز یہی تھا کہ انہوں نے صلیبیوں سے پہلے مرتدین کیخلاف جہاد کیا اور ان کو ملیامیٹ کرنے کے بعد صلیبیوں کی طرف قتال میں متوجہ ہوئے تو وہ مسجد اقصی کو آزادی دلوانے میں کامیاب ہوئے۔ حالانکہ صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ سے زیادہ صلیبیوں کیخلاف سخت اور شدت کے حامل ان سے پہلے مسلمانوں کے موجود قائد نور الدین رحمہ اللہ تھے، جنہوں نے کئی برس تک صلیبیوں کیخلاف ڈٹ کر جہاد کیا، لیکن مسجد اقصی فتح نہیں ہو سکی۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے مرتدین اور صلیبیوں کے ایجنٹ عبیدیوں کیخلاف جہاد پر توجہ مرکوز نہیں کی، جس کی وجہ سے وہ بیت المقدس کو فتح نہ کر سکے۔
پھر آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی طرف ہی دیکھ لیجئے کہ انہوں نے پہلے پورے جزیرۃ العرب سے مرتدین کا صفایا کیا اور اس کے بعد فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا۔

اس لیے مرتدین کیخلاف جہاد ترجیحی بنیادوں پر کرنا واجب ہے تاکہ مجاہدین کی پیٹھ محفوظ ہوسکے اور اندرونی دشمن کا خاتمہ ہوجائے۔ پھر مجاہدین بیرونی دشمن پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے پیش قدمی کریں اور ان کے سامنے اللہ تعالی فتوحات کا دروازہ آج بھی اسی طرح کھول دے جس طرح سلف صالحین کے لیے کھولا تھا۔

پس آج بھی مجاہدین کو جہاد کی تقسیم میں افراط و تفریط سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اسی طرح تبلیغی جماعت والوں کی طرح نہیں بننا چاہیے کہ جس طرح انہوں نے اسلام میں سے صرف دعوت کو لیا ہے اور جہاد کو چھوڑرکھا ہے، بالکل اسی طرح مجاہدین بھی اسلام میں سے صرف جہاد کو لیکر دعوت و تبلیغ کے کاموں کو کمتر سمجھتے ہوئے چھوڑدے یا مختلف مصلحتوں کا بہانہ بناکر ملتوی کردے۔ ایسا کرنے والے بھی اسلامی منہج سے انحراف کا شکار ہے۔

اس لیے مجاہدین کو چاہیے کہ وہ جہاد کرنے کے ساتھ ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر (نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے) کا فریضہ بھی ادا کریں۔ جہاں بھی شرک اور کفر ہوتا دیکھے تو اس کا خاتمہ کریں۔ اسی طرح شرک کے اڈوں کو زمین بوس کریں اور سیکولروں، شیعوں اور مرتدین کے اثر و نفوذ کو ختم کرکے ان کو مغلوب کریں۔ معاشرے میں پھیلے ہوئے کفر وارتداد کے جرائم کا سدباب کریں اور اسلامی نظام کے قیام کی طرف بڑھنے والا جو بھی عمل سامنے آئے، اسے کر گزریں۔ گناہوں اور برائیوں کا شکار مسلمانوں کو دعوت سے سمجھائیں جبکہ شراب، ہیروئن اور چرس وغیرہ ضبط کرتے ہوئے ضائع کریں اور ان کے اڈوں کو ختم کریں۔ مسلمانوں میں صحیح اسلامی لٹریچر تقسیم کریں اور دعوتی پروگرامات کریں، عوام الناس تک مجاہدین کی سی ڈیز اور کتابوں کو پہنچائیں۔ مسلمانوں کے آپس کے تنازعات کو حل کریں۔ ان میں اسلام کی حکمرانی کو قبول کرنے اور اللہ کی حدود اور سزاؤں کو قائم کرنے کا شعور پیدا کریں۔ اس کے علاوہ مساجد و مدارس اور عام مسلمانوں کے علاقوں کی حفاظت کریں اور ان کیخلاف بری نظر سے دیکھنے والے دشمنوں کا قلع قمع کریں۔ مسلمانوں کو جہادی تربیت دیں اور ان کو میڈیا وار سے مقابلہ کرنے کی صلاحت پیدا کریں جبکہ مسلم نوجوانوں کو جہادی ٹریننگ دیتے ہوئے تیار کریں۔ غریبوں و مستحقین کی حد الامکان امداد کریں اور زکوۃ و صدقات کو جمع کرکے ان میں تقسیم کریں۔

ان نیکی کے کاموں سے جو بھی جہاد کے دوران میسر آئیں، ان کو مجاہدین حسب استطاعت کریں۔ لیکن جب مجاہدین کسی علاقے سے دشمن کو شکست دینے میں کامیاب ہوجائے تو مجاہدین کو اس علاقے کا کنٹرول سنبھالتے ہوئے یہ سارے کام وہاں انجام دینے واجب ہوجاتے ہیں تاکہ جہاد کے ثمرات کو ضائع ہونے سے بچایا جاسکے اور وہاں اللہ کی شریعت کی حکمرانی قائم کرنے کی راہ ہموار ہوسکے۔

سو تمام مجاہدین کو دعوت و جہاد دونوں کے کام ایک ساتھ اللہ تعالی کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کرنا چاہیے۔ یہی مسلمانوں سے اللہ تعالی کو مطلوب ہے۔

انس: کیا مجاہدین کمزور ہونے کی وجہ سے کشمیر یا افغانستان میں قابض کافروں کیخلاف جہاد کرنے کے لیے پاکستانی مرتدین سے وقتی طور پر امداد لے سکتے ہیں؟

شیخ ابو مقاتل: مرتدین کا جو شرعی حکم ہیں، وہ ہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ ان کا حکم اصلی کافروں سے بھی زیادہ سخت ہیں اور ان سے کسی قسم کے تعلقات قائم کرنے یا ان کے ساتھ جہاد میں وہ معاملات تک کرنے کی اجازت نہیں ہے جو کافروں کے ساتھ کرنے کی ہے، جیسے جنگ بندی، جزیہ لینا اور عارضی صلح کرنا وغیرہ۔

اب آتے ہیں آپ کے سوال کی طرف کہ اگر مجاہدین کمزور ہیں اور وہ اپنے علاقوں پر حملہ آور کافروں کو مارنے کے لیے ہمسائے ملکوں کے مرتدین یا اپنے قریب میں رہنے والے مرتدین سے تعلقات قائم کرکے امداد لے سکتے ہیں یا نہیں؟

مرتدین سے امداد لینا تو بہت دور کی بات ہے، ان کیخلاف جہاد کو ملتوی کرنے تک کی اجازت اسلام نے نہیں دی ہے، خواہ مسلمان کمزور ہی کیوں نہ ہو اور خواہ کافر حملہ آور ہی کیوں نہ ہو۔ پھر پاکستانی مرتدین سمیت عالم اسلام پر مسلط تمام مرتدین اس وقت مسلمانوں کیخلاف جنگ میں مصروف ہیں اور امریکہ وصلیبیوں اور یہودیوں کے فرنٹ لائن اتحادی بن کر جنگ لڑنے میں مصروف ہیں۔

اب یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ مرتدین اسلام کے نظامِ خلافت کو لانے کے لیے مجاہدین کی امداد کریں اور امریکہ کے اس جمہوری نظام کو مٹانے میں مدد کریں، جس کا دفاع کرتے ہوئے وہ خود مسلمانوں کیخلاف جنگ میں مصروف ہیں۔

مرتدین کہیں پر بھی مجاہدین کو امداد دیتے ہیں تو وہ امداد یقیناً شرائط کے ساتھ بندھی ہوتی ہیں اور یہ شرائط ایسی ہوتی ہے کہ جو اسلام کے احکامات سے متصادم ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر حماس کو غزہ میں مرتد عرب حکمران نے امداد اور اقتدار اس شرط پر دیا کہ وہ اسلامی شریعت کی حکمرانی قائم نہیں کرینگے اور کبھی امریکہ واقوام متحدہ کیخلاف خروج کرنے والے خارجی نہیں بنیں گے اور یہود ونصاری کے بین الاقوامی قوانین کی پاسداری کرینگے۔ اسی طرح شام میں الجیش الحر اور الجبھہ الاسلامیہ جیسی تنظیموں کو امداد اس شرط پر دی گئی کہ وہ خلافت کا قیام کرنے والوں کیخلاف لڑینگے اور جمہوریت لیکر آئینگے۔

اب اگر افغانستان میں جہاد کرنے کے لیے پاکستانی مرتدین امداد دیتے ہیں تو ان کا مقصد یہ ہے کہ مجاہدین جہاد کو افغانستان سے باہر لیکر نہ آئیں۔ پاکستان میں جہاد کرنے والے طالبان یا دیگر مجاہدین سے اظہار یکجہتی نہ کریں اور ان کے ساتھ مل کر اعلانیہ طور مشترکہ جہاد نہ کریں۔ یہودیوں وصلیبیوں نے اسلامی مملکت کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے اسے مختلف ملکوں میں تقسیم کرتے ہوئے ہر ملک کی جو استعماری جغرافیائی حدود قائم کررکھی ہیں، مجاہدین ان کی پابندی کریں اور افغانستان تک محدود رہتے ہوئے آدھے اسلام سے دستبردار ہو جائے۔

اسی طرح جو کشمیر میں جہاد کررہے ہیں، ان سے پاکستانی مرتدین یہ چاہتے ہیں کہ وہ کشمیر میں اسلام کی حکمرانی قائم نہ کریں اور وہاں تمام مرتدین کی بجائے صرف بھارتی ہندو فورسز کیخلاف لڑیں تاکہ صلیبیوں کے عالمی ادارے اقوام متحدہ اور اس کی سیکورٹی کونسل کے ذریعہ کشمیر کو پاکستان کے ساتھ ملایا جاسکے اور کشمیر میں بھی اسی طرح امریکی جمہوری لادینیت کی حکمرانی قائم رہے، جس طرح پاکستان میں ہے۔

اس طرح یہ واضح ہو گیا کہ مرتدین جہاں بھی مجاہدین کی امداد کرتے ہیں تو وہ مشروط طور پر ہوتی ہیں اور جو ان کی امداد لینے کو قبول کرتا ہے تو وہ رفتہ رفتہ ان مرتدین کے ماتحت آجاتا ہے اور پھر اس کا دین وایمان ان مرتدین کے ہاتھوں میں چلا جاتا ہے اور وہ جس طرح چاہتے ہیں، مجبوراً ان کو کرنا پڑتا ہے، جس کے نتیجہ میں جہاد میں برکت نہیں رہتی اور اس طرح کی امداد لینے والے مجاہدین بھی مرتدین کے احکامات کو مانتے ہوئے اپنے جہاد کے ثمرات کو ضائع کر بیٹھتے ہیں اور اپنے ایمان کو بھی داؤ پر لگا کر ارتداد کے دہانے پر پہنچ جاتے ہیں۔ والعیاذ باللہ

اس لیے مرتدین سے مدد لینا کسی بھی طریقے سے درست نہیں ہے اور اسلام میں تو اس کی بالکل بھی اجازت نہیں ہے۔ امداد تو دور کی بات ہے، ان مرتدین کیخلاف جہاد کو ملتوی تک نہیں کیا جاسکتا کیونکہ یہ مرتدین ہی دنیا کی بدمعاش کافر طاقتوں کے ہاتھ اور بازو ہیں۔ امریکہ وبرطانیہ انہی کے ذریعے سے مسلمانوں پر جنگ مسلط کیے ہوئے ہیں اور یہی مرتدین مجاہدین کیخلاف جنگ کرنے میں مصروف ہیں جبکہ مسلمانوں کو اصلی کفار کا غلام بنائے ہوئے ہیں۔

سو اسلام کیخلاف جنگ کرنے والے ان مرتدین سے کمزوری کی حالت میں بھی امداد نہیں لی جاسکتی، اسلام کسی صورت میں بھی اس کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

آج کے مرتدین تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کے دور کے مرتدین سے بھی زیادہ بڑے مجرم ہیں جو کہ اسلام کیخلاف جنگ لڑنے میں مصروف ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے بھی مرتدین سے امداد لینا گوارا نہیں کیا، حالانکہ یہ مرتدین فارس اور روم کے ایجنٹ بھی نہیں تھے جیسا کہ آج کے مرتدین ہیں۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جہاں دنیا کی بڑی کفری طاقتیں فارس اور روم مسلمانوں کیخلاف تاک میں بیٹھی ہوئی تھی وہاں ہی مدینہ منورہ کے چاروں اطراف موجود عربوں نے اسلام سے بغاوت کرتے ہوئے مرتد ہونے کا اعلان کر دیا تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی کمزوری کے مارے حالت یہ تھی کہ وہ اپنے اہل وعیال کو لیکر مدینہ سے گھاٹیوں کی طرف چلے گئے کیونکہ ہر وقت یہ خطرہ سر پر منڈلا رہا تھا کہ ابھی مدینہ پر حملہ ہوا۔

ایسے حالات میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم نے جا کر خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے صرف زکوۃ کا انکار کرنے والوں سے نماز اور جہاد کو قبول کرتے ہوئے انہیں اپنے ساتھ ملانے کی درخواست کرتے ہوئے کہا کہ

"يا خليفة رسول الله، من نقاتل ومن ندع. لا طاقة لنا بحرب العرب كلها، اقبل من هؤلاء الصلاة ودع الزكاة فلعلهم إذا رغبوا في الصلاة أن يرغبوا في الزكاة."

"اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! ہم کس سے قتال کریں اور کس کو چھوڑیں۔ ہم میں سارے عربوں کے ساتھ جنگ لڑنے کی طاقت نہیں ہیں۔ آپ ان سے نماز قبول کرلیں اور زکوۃ کو چھوڑ دیں۔ شاید کہ یہ جب نماز کی طرف راغب ہو جائینگے تو یہ زکوۃ دینے کی طرف بھی راغب ہو جائینگے۔"

اسی موقع پر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا :

يا خليفة رسول الله، فلو أغمضت وتجافيت عن زكاة هؤلاء العرب في عامك هذا ورفقت بهم، لرجوت أن يرجعوا عن ما هم عليه.

"اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ! اگر آپ نے ان عربوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس سال زکوۃ نہیں لیں اور ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا تو مجھے امید ہے کہ وہ اس وقت جس حالت (ارتداد) میں ہیں اس سے واپس پلٹ آئینگے۔"

خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تاریخی جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ

والله لأقاتلن قوما ارتدوا عن الزكاة، أينقص الدين وأنا حى، والله لو منعوني من الزكاة عقالا مما كان يأخذ منهم النبي ﷺ لقاتلتهم عليه أبدا ولو ما حييت، ثم لنحاربنهم أبدا حتى ينجز الله وعده ويفي لنا عهده، فإنه قال وقوله صدقٌ لا يخلف له:

"اللہ کی قسم میں ضرور اس قوم سے قتال کروں گا جو زکوۃ نہ دینے سے مرتد ہو چکی ہیں۔ کیا میرے زندہ ہوتے ہوئے دین کو گھٹایا جا رہا ہے؟ نبی ﷺ ان سے زکوۃ میں جو کچھ لیتے تھے اس میں سے اگر انہوں نے ایک رسی بھی مجھے دینے سے انکار کر دیا تو اللہ کی قسم! ضرور میں اس ایک رسی کو لینے کے لیے ان کیخلاف ہمیشہ قتال کرتا رہوں گا، جب تک میں زندہ ہوں۔ پھر ہم سب ان کیخلاف لڑیں گے یہاں تک کہ اللہ اپنا وعدہ پورا کر دے اور ہم سے کیا ہوا عہد نبھا دے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔۔اور اللہ کا فرمان سچا ہے جو کبھی غلط ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔۔کہ"

"وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً يَعْبُدُونَنِي لا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً " .

"وعدہ فرمایا ہے اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور کیے اُنہوں نے اچھے عمل کہ ضرور خلیفہ بنائے گا ان کو زمین میں جس طرح خلیفہ بنایا تھا اس نے ان لوگوں کو جو ان سے پہلے تھے اور ضرور قائم کردے گا مضبوط بُنیادوں پر اُن کے لیے اُن کے اس دین (کی حکمرانی)کو جسے پسند کرلیا ہے اللہ نے ان کے لیے اور ضرور بدل دے گا ان کی حالتِ خوف کو امن سے۔بس وہ میری عبادت کرتے رہیں اور نہ شریک بنائیں میرے ساتھ کسی کو۔"(النور:55)

پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ"اے رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ! اللہ تعالیٰ نے آپ کا سینہ ان (مرتدین) لوگوں سے قتال کے لیے کھول دیا ہے تو اب ہم (آپ کی) سمع واطاعت کرتے ہیں۔اس لیے کہ میں جان گیا ہوں کہ یہ حق ہے۔"

اسی موقع پر کچھ صحابہ رضوان اللہ علیھم نے یہ مشورہ دیا کہ آپ روم کی فوج سے لڑنے کے لیے لشکر کیسے روانہ کرسکتے ہیں جبکہ مدینہ کے ارد گرد سارے عرب مرتد ہوچکے ہیں۔تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہ مانتے ہوئے فرمایا کہ

"اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اگر رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات پر کتے بھی چڑھ دوڑے تو میں اس لشکر کو نہیں روکوں گا جسے رسول اللہ ﷺ نے روانہ کیا ہو اور نہ ہی میں لشکر کو تحلیل کروں گا۔ایک روایت میں ہے کہ آپ نے کہا:" اللہ کی قسم !اگر پرندے بھی مجھے نوچ ڈالیں تو یہ مجھے زیادہ محبوب ہے بنسبت اس کے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ہٹ کر کوئی کام کروں۔"

تو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کو ہر چیز وخیال پر مقدم رکھتے ہوئے اسامہ بن زیدؓ کا لشکر بھی روانہ کیا اور مرتدین کیخلاف بھی وسائل وافراد کی شدید قلت ہونے کے باوجود جہاد کیا۔

اس وقت خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام مرتدین کے ساتھ قتال کرنے اور ان میں سے کسی ایک کے ساتھ وقتی تعلقات تک قائم نہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا کہ زکوۃ کے منکر مرتدین بھی جو مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنے اور ان کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کے بھی تیار تھے کہ وہ بھی دشمنوں سے جاملے اور پھر ان تمام دشمنانِ اسلام پیش قدمی کرتے ہوئے مدینہ کے دہانے تک پہنچ گئے۔مسلمان شدید خوف کا شکار ہوگئے اور اپنے گھر بار چھوڑ کر اہل وعیال کے ساتھ گھاٹیوں میں پناہ لے لی۔

اس وقت کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ زکوۃ دینے سے انکار کرنے والے مرتدین کی بات کچھ مدت کے لیے اس وقت تک مان لیجئے، جب تک مسلمان اس وقت جس نازک مرحلے سے گزر رہے ہیں وہ ختم نہیں ہو جاتا۔خلیفہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا اور کہا کہ میں ہرگز ایسا نہیں کرسکتا۔

پھر آپ سے پوچھا گیا کہ دشمن سے لوگ جس طرح خوفزدہ ہیں، ہم آپ کو دیکھتے ہیں کہ آپ بالکل بھی خوفزدہ نہیں ہے؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

"ما دخلني إشفاق من شرّ ولا دخلني في الدين وحشة إلى أحد منذ ليلة الغار، فإن رسول الله ﷺ حين رأى إشفاقي عليه وعلى الدين قال: هون عليك أبا بكر، فإن الله قد قضى لهذا الأمر بالنصر والتمام. "

”مجھ پر غار کی رات سے زیادہ کبھی کسی کے شر سے بے چینی محسوس نہیں ہوئی اور نہ ہی دین کے معاملے میں مجھ پر کسی سے وحشت طاری ہوئی ہے۔اس وجہ سے کہ اس (غار کی) رات جب رسول اللہ ﷺ نے میری آپ کے اور دین کے بارے میں بے چینی کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو بکر! بے فکر و مطمئن ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالی اس (دین کے) معاملے کو کامیابی اور مکمل (غالب) کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے۔“

یہ سن کر صحابہ کرام واپس چلے گئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کو سچ مانتے ہوئے اپنی تعداد انتہائی تھوڑی ہونے اور دشمن کی تعداد بہت زیادہ ہونے کے باوجود تمام عربوں سے قتال کیا اور انہیں شکست سے دوچار کیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کا صفایا کرنے کے بعد صحابہ کرام کو مخاطب کر کے کہا کہ ”اب فارس اور روم کی طرف متوجہ ہو جاؤ، اللہ تعالی نے تم کو فتحیاب کرنے کا وعدہ کیا ہے، وہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غالب کرے گا، تمہیں زمین پر اسی طرح حاکم بنائے گا جس طرح تم سے پہلے کو حاکم بنایا۔ اللہ اپنا فیصلہ پورا کر کے رہے گا اور اپنے رسول کی بات کو سچ کر دکھائے گا۔ لیکن مجھے ہم پر صرف اس چیز کا خوف ہے کہ کہیں ہم سے سرزد ہونے والی کوتاہی کی وجہ سے اللہ تعالی یہ کام ہمارے علاوہ کسی اور سے نہ لے لے۔ پس تم جدوجہد کرو، پیش قدمی کرو اور اس ثواب کو اکٹھا کرو۔“

خلیفہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ واقعہ آج کے مسلمانوں کے لیے بہت سے اسباق کا حامل ہے۔ ننانوے فیصد اسلام کو ماننے والے اور ایک فیصد کفر وارتداد کو اختیار کرنے والوں کیخلاف بھی جہاد ملتوی نہیں کیا جاسکتا، تعلقات قائم کرنا اور مدد لینا تو بہت دور کی بات ہے۔

یاد رکھیں! اللہ تعالی نے دین کو غالب کرنے اور دوبارہ خلافت کا قیام لانے کا جو وعدہ کیا ہے، اسے پورا کر کے رہے گا اور ہمارے ذمے صرف یہ کام ہے کہ ہم کسی قسم کی کمی کوتاہی کیے بغیر دعوت وجہاد کا کام کرتے رہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کمزور ہیں اور قابض کافروں کیخلاف مرتدین سے امداد لیے بغیر جہاد نہیں کر سکتے ہیں، تو انہیں صحابہ کرام کے مرتدین کیخلاف جہاد کی تاریخ کو غور سے پڑھتے ہوئے جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالی مرتدین سے مدد لیے بغیر بھی اپنے کمزور مجاہد بندوں کو غالب کرنے پر قادر ہے۔

اس کی زندہ مثال ہمارے اس دور میں ہی شام و عراق کی طرف دیکھ لیں کہ جن جہادی جماعتوں نے مرتدین سے امداد کو قبول کیا، آج وہ قصہ کہانی بن گئیں۔ دوسری طرف دولت خلافت اسلامیہ نے مرتدین سے امداد نہیں لی اور نہ ہی دشمنوں کی کثرت تعداد کی پرواہ کی، بلکہ ہر موڑ پر صرف اللہ کے دین کو مقدم رکھا، جس کا نتیجہ آج سب کے سامنے ہیں کہ اللہ تعالی نے اسے اپنی غیبی مدد سے نوازتے ہوئے فتح و کامرانی عطا کی ہے اور اس کے سامنے کھڑے ہونے والے ہر دشمن کو ذلت آمیز شکست سے دوچار کر رہا ہے۔

آج ساری دنیا یہ سوال کر رہی ہے کہ صدام حسین کی عراقی فوج دنیا کی چوتھی آرمی کہلائی جاتی تھی، مگر وہ بھی صرف پندرہ دن میں امریکہ وایران کے سامنے ڈھیر ہوگئی تھی۔ یہ دولت خلافت اسلامیہ کس طرح ساٹھ ممالک کی عالمی صلیبی حملے کو چھ مہینے ہونے کے باوجود قائم ودائم کھڑی ہے اور دن بدن کمزور ہونے کی بجائے مزید مضبوط اور پھیلتی چلی جارہی ہے کہ اب وہ رقبے کے طور پر عالمی صلیبی حملے کے بعد دوگنی پھیل چکی ہے اور ایک ملین سے زائد عوام کی مزید آبادی

خلافت اسلامیہ کی حکمرانی کے ماتحت آگئی ہے۔۔ یہ سب اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھامنے اور اس کے بدلے میں اللہ تعالی سے ملنے والی ناقابل تصور غیبی مدد و نصرت کا نتیجہ ہے۔ وللہ الحمد

پس یہ واضح ہوا کہ مرتدین سے کمزور ہونے کے باوجود مدد لینا جائز نہیں ہے اور کشمیر یا افغانستان میں جہاد کے لیے پاکستانی مرتدین سے جو امداد لے رہے ہیں، وہ اسلامی تعلیمات کے سراسر خلاف ہے اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد اتنے نہیں جتنا کہ اس کے نقصانات ہیں۔

انس: پاکستان میں آج کے مرتدین تو امریکہ و دیگر کفری طاقتوں سے زیادہ ان کے جمہوری نظام کے رکھوالے بن کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اس لحاظ سے تو ان کا جرم مزید سنگین ہو جاتا ہے اور ان کیخلاف جہاد بھی دوگنی ترجیح کا حامل ہو جاتا ہے۔

شیخ ابو مقاتل: ہاں بالکل! آج جو امریکہ و یورپ صلیبیوں کے استعماری جمہوری نظام کو مسلمانوں کے ملکوں میں نافذ العمل بنائے بیٹھے ہیں اور مسلم عوام کو غلام بنا کر پورے معاشرے میں ارتداد کو فروغ دیتے ہوئے کفری احکام کی بالادستی قائم کیے ہوئے ہیں، تو ان کو کتنا بڑا مرتد قرار دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے تو اسلام کے پورے احکام کا انکار کر دیا ہے اور اسلام کے نظام خلافت کو آنے سے روکنے کے لیے دن رات مسلمانوں پر جنگ مسلط کیے ہوئے ہیں۔ انہوں نے صرف زکوۃ کا انکار نہیں کیا ہے بلکہ پورے اسلام کے نظام حکمرانی کے صرف منکر ہی نہیں بلکہ اس کیخلاف اور اس کو لانے کی کوشش کرنے والے مسلمانوں و مجاہدین کیخلاف ہر سطح پر جنگ لڑنے میں مصروف ہیں۔

اس لیے آج کے کلمہ گو مرتدین رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ظاہر ہونے والے مرتدین سے بھی بڑے مجرم ہیں اور ان کیخلاف جہاد بیرونی کافر دشمنوں سے زیادہ اولین ترجیح کا حامل ہے جیسا کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس جہاد کو کفار و مشرکین کے جہاد پر مقدم رکھ کر انجام دیا۔

آج خلافت اسلامیہ کا نظام لانے کے لیے کوشاں دنیا بھر میں مجاہدین یہی کر رہے ہیں کیونکہ امریکہ و اسرائیل کے فرنٹ لائن بازو اور ہاتھ بن کر یہ مرتدین مسلمانوں پر جنگ مسلط کیے ہوئے ہیں۔ اب جب تک ان مرتدین کا قلع قمع نہیں کیا جاتا اور ان آستین کے سانپوں کو کچلا نہیں جاتا اس وقت تک اسلامی ملکوں کو آزاد نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی امریکہ و اسرائیل کو ملیامیٹ کرنے کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ جب ان مرتدین کا قلع قمع ہو گا تو ان کو بچانے کے لیے مجبوراً امریکہ و نیٹو صلیبی افواج کو ان کی مدد کے لیے آنا پڑے گا جیسا کہ اس وقت شام و عراق میں ہو رہا ہے۔ امریکہ و اسرائیل سمیت دنیا کے 60 کفری و مرتد حکومتوں نے اپنی افواج کو بھجوا کر خلافت اسلامیہ کے قائم ہونے کے چند مہینے بعد ہی جنگی طیاروں سے بمباری کر کے اس جنگ کو ختم کرنا چاہا لیکن ان کو ناکامی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ اب جیسے جیسے مرتدین کا صفایا ہوتا جائے گا ویسے ویسے فتوحات کا سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا اور صلیبی و یہودی افواج کو مجبوراً خود مجاہدین سے آمنے سامنے لڑنا ہو گا۔

اس وقت امریکہ و اسرائیل سمیت تمام یہود و نصاری نے مسلمانوں کے ممالک پر مسلط کفری جمہوری نظاموں اور ان کی محافظ مرتد افواج کے سہارے مسلم عوام کو غلام بنا رکھا ہے اور ان ہی کے ذریعے سے وہ مجاہدین کیخلاف لڑ رہے ہیں۔ اس لیے یہ مرتد حکومتی فورسز پورے عالم اسلام میں امریکہ و اسرائیل کے بازو اور ہاتھ بنے ہوئے ہیں۔ مجاہدین جب پاکستان میں امریکہ و اسرائیل کے ہاتھ مرتد ناپاک فوج اور جمہوری حکومتی نظام کو کاٹ کر رکھ دینگے تو پھر امریکہ و عالمی کفری طاقتوں کا سر کچلنے کی راہ خود بخود مکمل طور پر ہموار ہو جائے گی اور یہ صلیبی افواج خود مرنے کے لیے اپنی مقتل گاہ میں ان مرتدین کو بچاتے ہوئے آجائے گی جیسا کہ شام، عراق، لیبیا اور یمن، نائیجیریا اور صومالیہ میں آچکی ہے۔

پھر اسلام نے بھی مرتدین کیخلاف جہاد پر زیادہ زور دیا ہے اور علمائے امت کا متفقہ طور پر اس بات پر اجماع ہے کہ

"اصلی کفر سے بھی زیادہ سخت اور غلیظ ارتداد کا کفر ہے"۔

لہذا اصلی کافروں سے بھی پہلے مرتدین کیخلاف قتال کرنے کو اہمیت حاصل ہے۔ پھر اسلام میں یہود، ہندوؤں، عیسائیوں اور تمام کفار و مشرکین سے بھی زیادہ بڑا دشمن مرتدین کو قرار دیا گیا ہے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں تفصیل سے اس مسئلے کو بیان کیا ہے کہ

"مرتدین کیخلاف جہاد کو دیگر تمام کافروں کیخلاف جہاد سے بھی زیادہ ترجیح حاصل ہے۔"

پھر شرک سب سے بڑا ظلم ہے اور اسی کا قلع قمع کرنے کے لیے اللہ تعالی نے جہاد فرض کیا ہے۔ اس لئے پاکستان میں جہاد کے ذریعے شرک کے نظام کا قلع قمع کرنا، اسی طرح واجب ہے جس طرح کشمیر میں کرنا واجب ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا بھی جہاد کا طریقہ یہ تھا کہ آپ ﷺ نے پہلے مدینہ منورہ کو اسلام کا گڑھ اور بیس بنایا اور وہاں اسلام کی حکمرانی قائم کرنے کے بعد وہاں سے آگے پیش قدمی کا سلسلہ شروع کیا۔ یہی طرز عمل صحابہ کرام کا تھا کہ وہ پہلے ایک علاقہ فتح کرتے اور وہاں اسلام کی حکمرانی قائم کرنے کے بعد آگے بڑھتے۔ یہ نہیں کیا کہ علاقوں میں دشمن پر کاری ضربیں لگا کر وہاں سے دوسری جگہ منتقل ہو گئے اور آزاد شدہ علاقوں میں دشمنوں کا صفایا نہ کیا اور اسلام کی حکمرانی قائم کرنے کو اگلے مرحلے پر چھوڑ دیا۔

اس طریقے سے جہاد کرنے والوں کا نتیجہ آپ کے سامنے ہے کہ کئی برس بلکہ دہائیاں گزر گئی ہے، مگر ان کا جہاد نہ مسلمانوں کو آزادی دلوا سکا اور نہ ہی اسلام کے نظام خلافت کی حکمرانی قائم کر سکا۔

کشمیر یا پاکستان سمیت کہیں پر بھی جہاد کرنے والے بھائیوں سے کہوں گا کہ وہ اپنا جہاد اللہ تعالی کے لیے خالص کریں اور ایک علاقے کو فتح کرنے کے بعد جہاد کے ثمرات کو سمیٹتے ہوئے اس علاقے پر اسلام کی حکمرانی قائم کر کے اگلے علاقوں کی طرف بڑھیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ وصحابہ کرام نے کیا اور آج دولت خلافت اسلامیہ کے مجاہدین عراق، شام، نائیجریا، سیناء اور لیبیا میں کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

انس: جہاد پاکستان کا مستقبل کیا ہے؟

شیخ ابو مقاتل: پاکستان میں جہاد کا آغاز افغانستان پر ہونے والے صلیبی جارحیت میں ناپاک فوج کا امریکہ کے فرنٹ لائن اتحادی بن کر جنگ لڑنے کے رد عمل میں وزیرستان سے شروع ہوا تھا۔ آج یہ جہاد پورے پاکستان میں پھیل چکا ہے اور اس کی چنگاری ہر جگہ محسوس کی جاسکتی ہے۔ اب یہ جہاد اگلے مرحلے میں داخل ہو چکا ہے اور اب اس کا ہدف و منزل پاکستان میں اسلام کی حکمرانی قائم کرنا ہے۔

جہاد پاکستان اب فیصلہ کن موڑ پر پہنچ چکا ہے اور اللہ تعالی نے اہل ایمان اور اہل اکفر وارتداد کی صفوں کو جدا کر کے الگ الگ کر دیا ہے۔ کئی چھپے ہوئے آستین کے سانپ منافقین کو بے نقاب کر دیا ہے اور اسلام پر اپنے خاندان، قبیلے، جرگہ اور بھتہ خوری جیسے گناہ وغیرہ کو ترجیح دینے والوں کو مجاہدین کی صفوں سے نکال باہر کیا ہے۔ اسی طرح جہاد کو نتیجہ خیز بنانے کے تنہا دروازے کے علاوہ تمام دروازوں کو بند کر دیا ہے۔ اب مجاہدین کے سامنے صرف ایک ہی راستہ رہ گیا ہے کہ وہ دولت اسلامیہ کی طرح مکمل اسلام کی حکمرانی کے لیے جہاد کریں۔ پہلے وزیرستان ودیگر قبائلی پٹی کو آزاد کرانے پر توجہ مرکوز کریں پھر وہاں اسلام کی حکمرانی قائم کرتے

ہوئے اگلے علاقے کو فتح کرنے کے لیے آگے بڑھیں۔ جو مجاہد بھائی شہروں میں موجود ہیں تو وہ عام سلنسر گنوں، بارودی سرنگوں، کار بم دھماکوں سے جگہ جگہ موجود اسلام کے دشمن مرتدین وشیعوں اور ملحدین کو چن چن کر آسان ٹارگٹ میں نشانہ بنا کر واپس آتے رہیں۔ اس طرح مجاہدین کا جانی نقصان بھی نہیں ہو گا اور دشمن کو پروپیگنڈہ کرنے کا موقع بھی نہیں ملے گا جبکہ ان دشمنان اسلام کی کمر ٹوٹ جائینگی جیسا کہ ہمارے مسلمان مجاہد بھائی، یمن، مصر، لیبیا اور اب تیونس میں کر رہے ہیں۔

انس: پاکستان میں خلافت اسلامیہ کی بیعت کرنے والے مجاہدین کی طرف سے دولت اسلامیہ کی طرز پر جہاد شروع ہو چکا ہے تو کیا پشاور آرمی اسکول جیسی کارروائیاں نہیں ہونگی؟

شیخ ابو مقاتل: ایسی کارروائیوں کی ضرورت بہت کم پڑے گی کیونکہ دولت خلافت اسلامیہ جس علاقہ میں کارروائی کرتی ہے تو وہاں ایک محاذ کھول دیتی ہے اور جنگ اس وقت تک جاری رہتی ہے، جب تک اس علاقے کو فتح نہیں کر لیا جاتا۔ دولت خلافت اسلامیہ دشمن پر کاری ضرب لگانے کے ساتھ ساتھ علاقوں میں اسلام کی حکمرانی اور بالادستی کو قائم کرتے ہوئے لوگوں میں بھی شریعت کا نفاذ کرتی ہے۔ اسی طرح جمہوری نظام میں شامل تمام سیاسی تنظیموں اور مرتد شیعہ وسیکولروں کی آبادیوں کیخلاف عام جنگ ہوگی اور ان کو اس وقت تک نشانہ بنایا جاتا رہے گا جب تک یہ گرفتار ہونے سے پہلے اسلام کیخلاف جنگ کرنے اور ارتداد سے توبہ نہیں کر لیتے۔ اس کے علاوہ علاقوں کو فتح کر کے وہاں اسلام کی حکمرانی قائم کرنے والے جہاد کا آغاز اگر ابھی پاکستان میں نہیں ہوتا تو پھر "التترس" والی جہادی کارروائیوں کی ضرورت بہت کم پڑے گی کیونکہ گوریلا چھاپہ مار جہادی کارروائیوں اور ٹارگٹ کلنگ کی انفرادی کارروائیوں سے بڑی آسانی کے ساتھ بغیر کسی نقصانات کے زیادہ بڑی تعداد میں دشمنوں کو ہلاک کر کے ان کی کمر کو توڑا جا سکتا ہے۔ اسی طرح وزیرستان میں علاقوں کی فتوحات کے ساتھ جہاد آگے بڑھتا چلا جائے گا اور دشمن کو بھی رد عمل میں اپنے آس پاس موجود بچوں، عورتوں اور عام بیگناہ شہریوں کو نشانہ بنا کر ان کا الزام مجاہدین پر ڈالنے کا موقع نہیں ملے گا۔ پھر مجاہدین کی ساری توجہ صرف دشمن کو جانی نقصانات پہنچانے پر نہیں بلکہ دعوت وجہاد سے اسلامی نظام کی مکمل حکمرانی لانے پر مرکوز ہوگی، جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ مجاہدین اپنی توجہ ادھر ادھر اور ادھر مبذول کرنے کی بجائے اپنے اہداف پر متوجہ کر کے ان کو پورا کرنے میں لگے رہینگے اور دشمن فورسز کو سنبھلنے کا موقع بھی نہیں ملے گا کیونکہ پھر نہ مذاکرات اور نہ ہی جنگ بندی کا کوئی آپشن ہو گا جبکہ ہر وقت دشمن کے ساتھ قتال کرتے ہوئے شریعت یا شہادت دونوں کامیابیوں میں سے ایک کامیابی مقدر ہوگی۔

انس: جہاد میں مصروف مجاہد بھائیوں کو کیا نصیحت کرینگے؟

شیخ ابو مقاتل: ان مجاہد بھائیوں کو تو میں سب سے پہلے اللہ کا تقوی اختیار کرنے، ہر معاملے میں اللہ کے حکم کو مقدم رکھنے اور اس کے فیصلوں کو اپنی ذات پر لاگو کرنے کی نصیحت کروں گا۔

مجاہدین کو شریعت کی عملی تصویر کا ایسا نمونہ بننا چاہیے کہ کسی بھی موڑ پر اسلام کا کوئی فرض وسنت تو دور کوئی نفلی کام بھی ان سے ترک نہ ہو۔ ہر مجاہد اپنی ذات سمیت تمام پر اسلام کی بالادستی کو قائم کریں۔ جو کوئی بھی اسلام کے کسی حکم سے خلاف ورزی کرے یا کسی پر ادنیٰ سا بھی ظلم کرے تو اس کو اپنا ساتھی سمجھ کر نہ چھوڑا جائے بلکہ اس پر جو اللہ کی حد لگتی ہو، اسے جرم ثابت ہونے کے بعد لگانے میں جلدی کریں۔ اسی طرح مجاہدین عام مسلمانوں کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہوئے ان کے ساتھ ہر ممکن تعاون کریں اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے ان کو امور اسلام کے مطابق چلانے کا اہتمام کریں۔ اسلام سے ٹکرانے والی تمام باتیں ومعاملات، سرحدیں، قبائلی روایتوں اور خاندانی طور طریقوں کو چھوڑ کر اسلام کے طریقوں کو اپنانے اور مسلمانوں میں ان کو فروغ دینے کی جدوجہد کریں۔ جرگوں وغیرہ کو ختم کر کے شرعی عدالتوں کا قیام عمل میں لایا جائے اور وہاں جج وقاضی مجاہدین ان مسلمانوں کو مقرر کریں، جو اسلام کی شرائط پر پورا اترتے ہو۔

اسی طرح میں دردِ دل سے تمام مجاہدین کو اتحاد اور یکجا ہونے کی دعوت دیتے ہوئے ان کو خلیفۃ المسلمین شیخ ابو بکر البغدادی حفظہ اللہ کی بیعت کرنے کی طرف بلاؤں گا تاکہ جہاد منظم ہو سکے اور اس کے نتائج و ثمرات کو کوئی لوٹ نہ سکے، بلکہ یہ تمام قربانیاں خلافت اسلامیہ کا پودہ لگانے کا سبب بنے۔

اللہ تعالیٰ ایک صف میں کمربستہ ہو کر جہاد کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اس لیے مجاہدین کے تمام گروپوں کو اب متحد ہو کر ایک پرچم توحید و خلافت کے سائے میں ایک امیر تلے مشترکہ پالیسی کے تحت تمام مرتدین، شیعوں اور جنگ کرنے پر تلے ہوئے کافروں کیخلاف عام جہاد شروع کر دینا چاہیے۔

انس: آخر میں مسلم عوام کے نام کیا پیغام دینگے؟

شیخ ابو مقاتل: مسلم عوام سے کہوں گا کہ وہ دین اسلام کو مضبوطی سے تھام کر اس پر عمل کرنے پر توجہ مرکوز کریں۔ اسلام کا صرف ایک ہی نظام ہے اور وہ نظام خلافت ہے۔ اس کے علاوہ جمہوریت، سیکولرازم، وطنیت اور دیگر باطل نظاموں میں اسلام کی جزوی ملاوٹ بھی ہو تو تب بھی یہ سارے نظام کفری نظام ہیں اور ہر مسلمان کو ان نظاموں سے اعلان لاتعلقی کرتے ہوئے ہر وقت ان کو کمزور بنانے کے لیے سرگرم رہنا چاہیے۔ یہی اسلام کے بنیادہ عقیدہ توحید اور الولاء والبراء کا تقاضا ہے۔

اسلام کو ٹی وی چینلز و اخبارات اور مرتدین سے اتحاد قائم کرنے والے فاسق درباری علمائے باطل سے سیکھنے کی بجائے صرف قرآن و حدیث سے دلائل کی روشنی میں سیکھیں۔ اندھیری رات کی طرح آنے والے کفر و ارتداد کے دجالی فتنوں میں وہی مسلمان اپنا دین بچا سکتے ہیں، جو کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھام کر اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی گزارے اور اپنی توانائی و مدد صرف ان مجاہدین اسلام کے ساتھ کرے جو حقیقی معنوں میں باطل نظاموں کے بتوں اور ان کی محافظ فورسز و ملیشیاؤں کو پاش پاش کرکے اسلام کے نظام خلافت کو لانے کے لیے کوشاں ہیں۔ یہی دنیوی و اخروی کامیابی کا ضامن راستہ ہے۔

وصلى الله على رسوله وعلى آله وصحبه ومن سار على نهجهم الى يوم الدين

انصار اللہ اردو

https://www.bab-ul-islam.net
http:// bab-ul-islam.net
https://203.211.136.155/~babislam
http://ansaarullah.tk